عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ — شمارہ ۳۸

حجۃ الوداع میں اعلانِ ختمِ نبوّت

منکرین معراج کے مغالطے اور ان کا جواب

دامادِ مصطفےٰ ؐ عثمان ؓ باحیا رضی اللہ عنہ

شکر ہے مجھے خدا نے قادیانیت سے بچا لیا — ایک نوجوان کے تاثرات

امریکہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو رجسٹرڈ کرا لیا گیا

چیف سیکرٹری سندھ — مشیر مذہبی امور کی یقین دہانی

ربوہ میں کھلبلی مرزا طاہر کی پریشانی

اندرونی کہانی مرزا طاہر کی زبانی

خوش آرٹ

قادیانی شراب فروخت کرتے ہیں۔ مرزا طاہر کا اعتراف

دامادِ مصطفیٰ عثمانؓ باحیا

غلام فرید شاکر کلورکوٹ۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قوم قریش کے بہت بڑے مالدار اور تاجر آدمی تھے۔ اسلام لانے سے پہلے بھی آپ کو عزت و وقار کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ سخاوت، حلم اور حیا میں بھی آپ شہرہ آفاق تھے۔ اور غنی کے لقب سے مشہور و معروف سمجھے جاتے تھے۔ بعد از قبول اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد دیگرے اپنی دونوں بیٹیاں حضرت رقیہ و ام کلثوم رضی اللہ عنہما حضرت عثمانؓ کے نکاح میں دے دی تھیں۔ اس لیے آپ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔ یہ شرف سابقہ انبیاء علیہم السلام کے کسی حواری میں نہیں پایا جاتا۔

آپ کی طبیعت ایسی سلیم تھی کہ زمانہ جاہلیت میں بھی شراب، زنا، چوری، جھوٹ وغیرہ سے سخت نفرت تھی۔ اسی سبب سے آپ کی مشابہت انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ ملتی تھی۔ اسلام لانے میں اکثر صحابہؓ پر آپ کو سبقت حاصل ہے، کیونکہ جس دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو آپ کی تبلیغ سے اکثر صحابہؓ مسلمان ہوئے۔ جن میں ایک حضرت عثمان غنیؓ بھی تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بہت محبوب رکھتے تھے۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے یہاں اگر چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں تو یکے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ کے نکاح میں دیتا جاتا۔ یہاں تک کہ میرے پاس ایک بھی باقی نہ رہ جاتی۔

حضرت عثمانؓ مالدار ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت حسین اور خوبصورت بھی تھے۔ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زیدؓ (جو کہ حضورؐ کے پوتے سمجھے جاتے تھے) کو گوشت دے کر حضرت عثمانؓ کے گھر بھیجا، حضرت اسامہؓ اجازت لے کر جب گھر کے اندر داخل ہوئے تو حضرت رقیہؓ بھی تشریف فرما تھیں، حضرت اسامہؓ کبھی ان کی طرف اور کبھی حضرت عثمانؓ کی طرف نظر کرتے۔ جب واپس حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے اسامہؓ! کیا آپ گھر گئے تھے؟ حضرت اسامہؓ نے عرض کیا۔ جی ہاں یا رسول اللہؐ میں گھر کے اندر گیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ایسے میاں بیوی دونوں خوبصورت کہیں تم نے دیکھے ہیں۔ اسامہؓ نے کہا۔ یا رسول اللہؐ میں نے کبھی نہیں دیکھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سابقین اولین مہاجرین میں سے ہیں۔ آپ کا شمار ان دس صحابہ کرامؓ میں ہے جن کو زندگی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوشخبری سنائی ہے۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ چند دن ہمارے یہاں فاقہ کے گذرے

باقی صہ ۲۵ پر

ھُوالشافی ـــ افضل الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کرلیں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کردیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگواسکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سُچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

اوقات مطب: موسم گرما ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء، موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء، جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۱/۵۶ سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۲۷۵

ہفت روزہ

کراچی

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۱۷ تا ۲۳ رجب المرجب ۱۴۰۹ھ مطابق ۲۴ فروری تا ۲ مارچ ۱۹۸۹ء شمارہ ۳۸

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ـــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـــــ پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــــ برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــــ بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ـــــ متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــــ جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــــ برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــــ کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ـــــ عبدالرؤف

گوجرانوالہ ـــــ حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ ـــــ ایم عبدالرحیم شکرگڑھ

مری ـــــ قاری محمد اسداللہ عباسی

بہاول پور ـــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی

بھکر ـــــ دین محمد فریدی

جھنگ ـــــ غلام حسین

ٹنڈو آدم ـــــ محمد راشد مدنی

پشاور ـــــ مولانا نورالحق نور

لاہور ـــــ مولانا کریم بخش

مانسہرہ ـــــ سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد ـــــ مولوی فقیر محمد

لیہ ـــــ حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسمٰعیل خان ـــــ محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان ـــــ فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ / ننکانہ ـــــ محمد متین خالد

ملتان ـــــ عطاء الرحمان

سرگودھا ـــــ حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) ـــــ نذیر احمد بلوچ

گجرات ـــــ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ـــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ـــــ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ـــــ

امریکہ ـــــ چوہدری محمد شریف محمود • ڈنمارک ـــــ محمد ادریس • ٹورنٹو ـــــ حافظ سعید احمد

دوبئی ـــــ قاری محمد اسماعیل • ناروے ـــــ میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن ـــــ عامر رشید

ابوظبی ـــــ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ـــــ محمد زبیر افریقی • مونٹریال ـــــ آفتاب احمد

لائبیریا ـــــ ہدایت اللہ شاہ • ماریشش ـــــ محمد اخلاص احمد • برما ـــــ محمود یوسف

باربڈوس ـــــ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ـــــ اسماعیل ناخدا •

سوئٹزرلینڈ ـــــ اے۔کیو۔انصاری • ری یونین فرانس ـــــ عبدالرشید بزرگ •

برطانیہ ـــــ محمد اقبال • بنگلہ دیش ـــــ محی الدین خان •

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون : ۷۱۱۹۶۷۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۵۰ روپے ـــ ششماہی -/۸۰ روپے

سہ ماہی -/۴۵ روپے ـــ فی پرچہ -/۳ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بنک، بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان

القرآن

قال اللّٰہ تعالیٰ کل نفس ذائقۃ الموت... الی آخرہٖ۔

ہر ذی نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہوگا۔ اور تمہیں (تمہارے اعمال کا) پورا بدلا قیامت ہی کے دن ملے گا۔ پس جو شخص دوزخ سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا وہ درجہ اوّل کامیاب ہے۔ دنیاوی زندگی تو دھوکے اور فریب کے سوا کچھ نہیں۔ (آل عمران)

الحدیث

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں کوئی اگر کسی مجلس میں آئے تو سلام کرے اور جب مجلس سے جانے لگے تو بھی سلام کرے۔ کیونکہ پہلا سلام آخری سلام سے زیادہ استحقاق نہیں رکھتا کہ اوّل آخر کے لیے کافی ہو۔

(ترمذی)

مقام سیدنا

ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہ

انہوں نے معجزات نبوی ﷺ کی تصدیق کر کے صدیق اکبرؓ کا لقب پایا۔ حضرت بلالؓ کو اُمیہ بن خلف سے آزاد کرایا اور عتیق کا لقب پایا، آپ کو مثالی اخلاق اور دیانتداری کی وجہ سے امین الناس کہا جاتا ہے یعنی سب سے زیادہ امین، آپ نے اسلام اور اُمت کیلئے اتنی مالی قربانی دی کہ اللہ تعالیٰ سے الوالفضل کا تمغہ حاصل کیا۔ شب ہجرت بار نبوت کو آپ نے کندھوں پر اُٹھایا اور تین دن تاجدار ختم نبوت ﷺ کے ساتھ غارِ ثور میں رہے زہریلے سانپ نے کاٹا اُف تک نہ کی۔ اسلئے یارِ غار مشہور ہوئے آپ حضور ﷺ کے خلیفہ بلافصل ہیں۔

محمد یوسف رانا آف ڈڈہ
خوشاب

نافرمان بیٹا

جسکے بُرے سلوک سے آنکھیں ہوں اشکبار
بیٹا جو والدین کا آرام چھین لے

ہرگز نہ اس خبیث کو نورِ نظر کہو
لختِ جگر نہیں اسے ورمِ جگر کہو

فیض لدھیانوی

وفاقی وزارت مذہبی امور کے مشیر کی یقین دہانی

وفاقی وزارت امور مذہبی کے مشیر حضرت مولانا میاں سراج احمد صاحب دین پوری نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ!

" وفاقی حکومت قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹانے کے لئے عنقریب فیصلہ کرے گی اور سندھ کے چیف سیکرٹری سمیت کئی افسروں کو موجودہ عہدوں سے تبدیل کر دیا جائے گا..... انہوں نے کہا وزارت مذہبی امور کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر کی طرف سے قادیانیوں کی اہم انتظامی عہدوں پر تعیناتی کے بارے میں شکایات موصول ہو رہی ہیں جو وزیر اعظم کو ارسال کی جا رہی ہیں اور وزیر اعظم بہت جلد اس بارے میں حتمی فیصلہ کریں گی "

(نوائے وقت کراچی ۔ ۳ فروری ۱۹۸۹ء صہ ۸)

جب سے کنور ادریس جیسے متعصب قادیانی کو صوبہ سندھ کا چیف سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے اس وقت سے پورے ملک میں زبردست احتجاج ہو رہا ہے۔ بعض مقامات پر تو کنور ادریس اور اس کے آقا مرزا طاہر کے پتلے بھی جلائے گئے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے خطوط، ٹیلیگرام اور یادداشتوں کی صورت میں صدر، وزیر اعظم اور حکومت کے دوسرے ذمہ دار حضرات کو اس طرف متوجہ کیا ہے جس کا میاں سراج احمد صاحب نے بھی اپنے بیان میں اعتراف کیا ہے۔ ہمیں اس بات پر خوشی ہے کہ حکومت نہ صرف چیف سیکرٹری کی برطرفی پر بلکہ کلیدی عہدوں پر جو قادیانی فائز ہیں ان کی تبدیلی پر بھی غور کر رہی ہے۔

لیکن یہاں ہم حکومت اور پیپلز پارٹی کے ذمہ دار حضرات کو اس طرف متوجہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ پیپلز پارٹی میں ایسے عناصر موجود ہیں جن کی ہمدردیاں قادیانیوں کے ساتھ ہیں لہٰذا وہ قادیانیوں کے بارے میں خاصے بے چین ہیں۔ یہ بات ہم ہی نہیں کہتے خود قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر نے بھی اپنے جمعہ کے بیان میں حکومت میں موجود تین قسم کے سیاست دانوں کا تذکرہ کیا ہے وہ کہتا ہے۔

" اس وقت مجھے حکومتی پارٹی کے اندر تین قسم کے سیاست دان دکھائی دے رہے ہیں۔ ایک وہ ہیں جن کو جماعت (قادیانیوں) سے ہمدردی ہے جو با اصول ہیں لیکن اپنے اصولوں کی حفاظت کی طاقت نہیں رکھتے وہ بے چین ہیں وہ دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے...... ایک طبقہ وہ ہے جو ذاتی طور پر شریف النفس ہیں لیکن جماعت سے ویسے کوئی ہمدردی نہیں رکھتا اور اصولوں پر قائم رہنے کا بھی کوئی خاص تجربہ یا سلیقہ اس کو نہیں ہے........ آگے لگنے والے سیاست دان تو بکثرت ہمیں نظر آ رہے ہیں لیکن قوم (قادیانی جماعت) کو پیچھے لگانے والے وہ سیاست دان جو اصولوں کے پابند ہوں.........ان کا فقدان ہے اور یہی بحران ہے جس نے پاکستانی سیاست کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ تو پھر ایسے طبقے سے بھلا کیا توقع رکھی جا سکتی ہے.......تیسرا معمولی طبقہ ایسا بھی ہے جو احراری مزاج ہے اور وہ پیپلز پارٹی میں داخل ہے۔ وہ ایسے موقع پر باہر کی آواز کو بڑھا چڑھا کر اندر پہنچاتا ہے "

(الفضل ۱۶ جنوری ۱۹۸۹ء صہ ۴)

مرزا طاہر نے تین طبقوں کا ذکر کیا ہے۔ ان میں اول الذکر طبقہ کو جو قادیانیوں کا حامی ہے با اصول بتایا گیا ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ قادیانیت کے بارے میں خاصا بے چین ہے۔ بظاہر تو بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیانیوں کو پیپلز پارٹی کے جس طبقے کی حمایت حاصل ہے وہ قادیانیوں سے ہمدردی کا جذبہ رکھنے کے باوجود خاموش ہے لیکن حالات و قرائن بتا رہے ہیں کہ اول الذکر طبقہ اپنا کردار ادا کر رہا ہے اور قادیانیوں کی پوری پوری پشت پناہی کر رہا ہے۔ جس کا واضح ثبوت کنور ادریس قادیانی کی تقرری ہے۔ اس تقرری اور مرزا طاہر کے بیان سے یہ واضح ہوتا ہے کہ قادیانیوں کا اس طبقہ سے رابطہ ہے اور اگر یہ طبقہ پالیسیوں پر اثر انداز ہوتا رہا تو ملک میں پھر ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء جیسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس لئے حکومت قادیانی نواز ٹولے پر نظر رکھے اور چیف سیکرٹری سندھ اور کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کی برطرفی کا مسئلہ جلد از جلد حل کیا جائے۔

افادات شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہ

اکابر کا علمی انہماک

مرتبہ: عبدالغفور متعلم دارالعلوم، بری برڈ فورڈ (انگلینڈ)

نظام تعلیم و تربیت صہ ۸، میں شیخ جنید حصاری کے متعلق لکھا ہے کہ تین دن پورا قرآن شریف مع اعراب یعنی زیر زبر پیش کے نہایت خوشخط لکھا اور شیخ علی متقی نے اپنے استاد کی تعمیل ارشاد میں بارہ ہزار اشعار کی کتاب بارہ راتوں میں پوری کردی اور دن میں دوسرے مشاغل بھی رہتے تھے صرف رات میں نقل کی جاتی تھی۔ اسی کتاب صہ ۸۹ میں مولانا عصمت اللہ صاحب سہارنپوری کے متعلق لکھا ہے مولانا آزاد ارقام فرماتے ہیں کہ ہندوستان کے مشہور علماء میں سے ہیں لیکن شرح جامی اور تصریح کے جس نے حواشی دیکھے ہیں وہ اندازہ کرسکتا ہے کہ مولانا کو اللہ جل شانہ نے کتنی استعداد عطا فرمائی ہے بالخصوص تصریح کے حواشی ان سے بہتر میں نے نہیں دیکھے اسی کتاب میں صہ ۴۴۳ پر لکھا ہے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب نور اللہ مرقدہ کی بینائی تو عرصہ سے جاچکی تھی لیکن اخیر عمر میں تھوڑی دیر کے لیے اختلاج قلب کا بھی دورہ ہونے لگا تھا اور اختلاج کے دورہ کے وقت حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ مکان سے نکل کر جامع مسجد تک ٹہلتے تھے اور اسی ٹہلنے کی حالت میں باوجود اختلاج کے مقامات حریری کا سبق پڑھایا کرتے تھے۔ مقامات حریری کے سبق کا وقت یہی مقرر تھا۔ کہ جب وہ باہر تشریف لے جاویں تو شاگرد ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے۔ یہ ناکارہ حکایات صحابہ کے اخیر میں اکابر کا انہماک اور بہت سے ان کے کارنامے تفصیل سے لکھ چکا ہے۔ مثال کے طور پر دو ایک بیان نقل کرتا ہوں۔

امام دار قطنی حدیث کے مشہور امام ہیں ایک مرتبہ استاد کی مجلس میں بیٹھے تھے استاد پڑھا رہے تھے اور یہ کوئی کتاب نقل کررہے تھے۔ ایک ساتھی نے اعتراض کیا کہ تم دوسری طرف متوجہ ہو۔ کہنے لگے کہ میری اور تمہاری توجہ میں فرق ہے بتاؤ استاد نے اب تک کتنی حدیثیں سنائیں وہ سوچنے لگے دار قطنی نے کہا شیخ نے اٹھارہ حدیثیں سنائی ہیں۔ پہلی یہ تھی، دوسری یہ تھی۔ اسی طرح ترتیب وار سب کے سب سند کے سنادیں، حافظ اخرم مشہور محدث ہیں۔ صبح کو تشریف لے گئے۔ وہاں حرا سان کے دو بڑے استاد حدیث حرم شریف میں علیحدہ علیحدہ درس دے رہے تھے، ہر ایک کے درس میں بڑا مجمع موجود تھا۔ یہ دونوں حلقوں کے بیچ میں بیٹھ گئے۔ اور دونوں استادوں کی حدیثیں بیک وقت نقل کردیں۔

عبداللہ ابن المبارک مشہور محدث ہیں۔ خود کہتے ہیں کہ میں نے چار ہزار استادوں سے حدیث حاصل کی ہے۔

علی بن حسا کہتے ہیں کہ ایک رات سخت سردی تھی میں اور ابن مبارک مسجد سے عشاء کے بعد نکلے دروازہ پر ایک حدیث پر گفتگو شروع ہوئی میں بھی کہتا رہا وہ بھی فرماتے رہے۔ وہیں کھڑے کھڑے صبح کی اذان ہوگئی۔

حمیدی مشہور محدث ہیں۔ رات بھر لکھتے تھے اور گرمی کے موسم میں ایک لگن میں پانی بھر لیتے۔ مدرسہ میں بیٹھ کر لکھتے۔ شاعر بھی تھے ان کے دو شعر یہ ہیں

ترجمہ:

”لوگوں کی ملاقات کچھ فائدہ نہیں دیتی بجز قیل وقال کی بکواس کے اس لیے لوگوں کی ملاقات کم کر بجز اس کے کہ علم حاصل کرنے کے واسطے استاد سے یا اصلاح نفس کے واسطے کسی شیخ سے ملاقات ہو“

امام طبرانی مشہور محدث ہیں بڑے کثیر التصانیف ہیں۔ ان کی کثرت تصانیف دیکھ کر کسی نے ان سے پوچھا کہ اتنی کتابیں کس طرح لکھ دیں؟ کہنے لگے تیس سال بوریوں پر گزار دیئے۔ یعنی رات بھر اور دن بھر بوریوں پر پڑے رہتے تھے۔

امام ترمذی مشہور محدث ہیں احادیث کا کثرت سے یاد کرنا۔ اور یاد رکھنا ان کی خصوصی شان تھی۔ بعض محدثین نے ان کا امتحان لیا اور چالیس ایسی حدیثیں سنائیں جو غیر معروف تھیں۔ امام ترمذی نے فوراً سنادیں

خود امام ترمذی کہتے ہیں کہ میں نے مکہ مکرمہ

کے راستے میں ایک شیخ کی احادیث کے دو جز نقل کیے تھے۔ اتفاق سے خود ان شیخ سے ملاقات ہوگئی میں نے درخواست کی کہ وہ دونوں جز احادیث کے استاد سے بھی سن لوں۔ انہوں نے قبول کرلیا میں سمجھ رہا تھا کہ وہ جز و میرے پاس ہیں مگر استاد کی خدمت میں گیا تو بجائے ان کے دو سادے جز ہاتھ میں تھے۔ استاد نے سنانا شروع کیا۔ اتفاقاً ان کی نظر پڑ گئی۔ ناراض ہوکر فرمایا۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ میں نے قصہ بیان اور عرض کیا۔ کہ آپ جو سناتے ہیں وہ مجھے یاد ہوجاتا ہے۔ استاد کو یقین نہ آیا۔ فرمایا اچھا سناؤ۔ میں نے سب حدیثیں سنادیں۔ فرمایا کہ تم کو پہلے سے یاد ہوں گی۔ میں نے ان کو بھی فوراً سنادیا۔ اور ایک غلطی نہیں کی۔

امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کا مشہور قصہ ہے کہ مسجد نبویؐ میں عشاء کے بعد سے ایک مسئلہ میں گفتگو شروع کرتے اور صبح کی اذان شروع ہوجاتی نہ ان میں کوئی طعن و تشنیع ہوتی نہ کوئی اور نامناسب بات۔ اور اسی جگہ صبح کی نماز پڑھتے۔

ابن جوزی مشہور محدث ہیں یتیمی کی حالت میں پرورش پائی۔ ایک مرتبہ منبر پر کہا کہ میں نے اپنی انگلیوں سے دو ہزار جلدیں لکھی ہیں۔ دو سو پچاس سے زیادہ خود ان کی اپنی تصنیفات ہیں۔ کہتے ہیں کہ کوئی وقت ضائع نہیں جاتا تھا۔ چار جز روزانہ لکھنے کا معمول تھا۔

حضرت نانوتوی قدس سرہ اپنے طالب علمی کے زمانہ میں مکان میں تنہا ایک جھلنگے پر پڑے رہتے تھے۔ روٹی بھی پکوا لیتے تھے اور کئی کئی وقت تک کھا لیتے تھے۔

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب سوانح قاسمی میں لکھتے ہیں کہ میرے پاس ایک کھانے والا تھا اس کو یہ کہہ رکھا تھا کہ جب مولوی صاحب کھانا کھا دیں سالن دے دیا کرو۔ مگر بدقت اس کے اصرار پہ لیتے تھے۔ ورنہ روکھا سوکھا ٹکڑا چبا کر پڑے رہتے تھے۔

نقلاً سوانح قاسمی ص ۳۹ ، تذکرۃ الرشید میں لکھا ہے کہ آپ اس قدر محقق تھے۔ کہ شب و روز کے چوبیس گھنٹوں میں شاید سات آٹھ گھنٹے بمشکل سونے کھانے اور دیگر ضروریات شرعیہ و طبعیہ میں خرچ ہوتے ہوں گے۔ اور اس کے علاوہ سارا وقت ایسی حالت میں گزرتا تھا کہ کتاب نظر کے سامنے ہے اور خیال مضمون کی تہہ میں ڈوبا جاتا ہے۔ مطالعہ میں اس درجے محو ہوتے کہ پاس رکھا ہوا کھانا کوئی اٹھا کرلے جاتا تو آپ کو خبر نہ ہوتی۔ بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ کتاب دیکھتے دیکھتے آپ سو گئے اور صبح کو معلوم ہوا کہ رات کھانا نہیں کھایا تھا۔ مدرسے کو آتے جاتے آپ کبھی ادھر اُدھر نہ دیکھتے تھے نیچے ہوئے جاتے تھے۔ اور جھپٹے ہوئے آتے تھے۔

(تذکرۃ الرشید ص۳۵ ج۱)

اس ناکارہ (حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ) کی ابتدائی مدرسی کے زمانہ میں مہمانوں کا ہجوم تو تھا نہیں۔ لیکن بسا اوقات رات کو کچھ ضعف سا معلوم ہوا سوچنے پر معلوم ہوا کہ رات کا کھانا نہیں کھایا۔

تذکرۃ الرشید میں لکھا ہے کہ حضرت امام ربانیؒ نے بارہا فرمایا کہ جب میں اور مولوی قاسم صاحب دہلی میں استاد رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھتے تھے اور مسلم شروع کرنے کا ہوا۔ لیکن مولانا کو فرصت نہیں تھی۔ اس لیے انکار فرماتے تھے۔ بالآخر میں نے عرض کیا حضرت ہفتہ میں دو بار صرف پیر اور جمعرات کو پڑھا دیجئے۔ خیر یہ منظور ہوگیا۔ اور ہفتہ میں دو سبق ہونے لگے۔ تو اس سبق کی ہمیں بڑی قدر تھی ایک روز یہی سبق ہو رہا تھا کہ ایک شخص نیلی لنگی کندھے پر ڈالے ہوئے آن نکلے اور ان کو دیکھ کر حضرت مولوی صاحب مع تمام مجمع کے کھڑے ہوگئے۔ اور فرمایا کہ لو حاجی صاحب آگئے۔ حاجی صاحب آگئے۔ اور حضرت مولانا نے مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ لو بھائی رشید اب سبق پھر ہوگا۔ مجھے سبق کا بہت افسوس ہوا اور میں نے مولوی محمد قاسم صاحب سے کہا بھئی یہ اچھا حاجی آیا ہمارا سبق ہی گیا۔ مولوی محمد قاسم صاحب نے کہا۔ ہا۔ ہا ایسا مت کہو یہ بزرگ ہیں اور ایسے ہیں اور ایسے ہیں۔ ہمیں کیا خبر تھی کہ یہی حاجی صاحب ہمیں بھی موندلیں گے۔ حضرت حاجی صاحب ہم دونوں کا حال دریافت کرتے اور یوں کہا کرتے تھے کہ سارے طالب علموں میں وہ دو طالب علم (مولانا گنگوہیؒ اور مولانا نانوتوی) ہوشیار معلوم ہوتے ہیں۔

(تذکرۃ الرشید ص۴۱ ج۱ از زکریا)

عشق اول دردل معشوق پیدا می شود

چوں نہ بر آید در دل عاشق ہویدا می شود

ارواح ثلاثہ میں لکھا ہے کہ مولوی عبدالحئی صاحب لکھنوی کی بابت لوگ کہتے ہیں کہ ان کے تصنیف کا اوسط اتنے روزانہ کا پڑتا ہے۔ ہمارے حضرت نے فرمایا کہ بیچاروں کا دماغ اسی میں ضعیف ہوگیا۔ مُضمحل ہوگیا تھا۔ ڈاکٹروں نے ہرچند منع کیا مگر نہیں مانے علمی خدمت کے مقابلے میں بیچارے نے جان تک کی پرواہ نہ کی۔

(ارواح ثلاثہ ص۱۷۷ ، آپ بیتی ۶/۶۵)

حجۃ الوداع میں اعلان ختم نبوت

از: مولانا منظور احمد الحسینی

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً۔

(۵:۳)

ترجمہ ”آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے۔ اور میں نے اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا۔“

کامل کرنے کا مطلب ہے کہ اصول عقائد کی صراحت فرما دی۔ حلال و حرام فرائض و واجبات وغیرہ تمام احکامات بیان فرما دیئے۔ حضرت سعید بن جبیرؓ اور حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ تمہارے دین کو قوت عطا فرما دی اور تم کو دشمنوں سے محفوظ کر دیا۔ یعنی احکام کی ایسی تکمیل کر دی گئی ہے کہ اب نہ اس میں کسی زیادتی کی ضرورت ہے اور نہ منسوخ ہو کر کمی کا احتمال ہے۔ اور قوت ایسی ہے جس سے کفار کو ہمیشہ کے لیے مایوسی ہو گئی۔ کہ وہ دین اسلام کو ہمیشہ کے لیے مٹا سکیں۔ دراصل اکمال دین کے اعلان سے ختم نبوت کا اعلان مقصود ہے۔ اور اتمام نعمت سے مراد مسلمانوں کا غلبہ اور عروج ہے کہ اب مسلمان کسی کے محتاج نہیں اور تیسری نعمت کہ اس امت کے لیے اللہ جل شانہ نے اپنے تکوینی انتخاب کے ذریعہ دین اسلام کو منتخب فرمایا یعنی اب یہی دین خدا کے نزدیک پسندیدہ اور تمام دینوں سے بہتر اور برتر ہے اور اب قیامت تک یہی دین رہے گا۔ اور کبھی منسوخ نہ ہو گا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد اسی دین اور اسی شریعت کا اتباع کریں گے۔ لہٰذا اب پسندیدہ دین۔ دین اسلام کے علاوہ اور کوئی دین قابل قبول نہ ہو گا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نقل کیا ہے جس کو میں نے اپنے لیے انتخاب کیا ہے، اس دین کی درستی صرف سخاوت اور حسن اخلاق سے ہو گی لہٰذا جب تک تم اس دین کے رفیق ہو سخاوت اور حسن اخلاق سے اس کو عزت دو (البغوی)

شانِ نزول: ذی قعدہ ۱۰ھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ فرمایا اور اطراف و اکناف میں اعلان کرا دیا گیا کہ اس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے تشریف لے جا رہے ہیں۔ چنانچہ ۲۵ ذی قعدہ ۱۰ھ کو ظہر اور عصر کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور ۴ ذی الحجہ ۱۰ھ کو آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ اس وقت آپ کے ہمراہ ایک لاکھ چودہ ہزار یا ایک لاکھ چوبیس ہزار پروانوں کا مجمع تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارکان حج ادا فرمائے اور میدان عرفات میں ایک طویل خطبہ پڑھا۔ اسی خطبہ کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن تم سے میری بابت سوال کیا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے۔ تمام حاضرین نے بیک آواز عرض کیا کہ ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام ہم تک پہنچا دیا تھا اور رسالت کا حق ادا کر دیا تھا اور امت کو نصیحت کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا تھا۔ اور امانت الٰہی کو ٹھیک طرح سے پہنچا کر اپنا فرض ادا کر دیا تھا۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور تین بار فرمایا اے اللہ تو گواہ رہنا۔ اے اللہ تو گواہ رہنا۔ اے اللہ تو گواہ رہنا۔ لکھا ہے کہ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اور اس آیت کے نازل ہونے کے بعد صرف ۸۱ روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں جلوہ افروز رہے۔ ایک روایت میں ہے کہ

(ترجمہ) یہود میں سے کسی شخص نے حضرت عمرؓ سے کہا تھا کہ ایک آیت تمہارے قرآن میں ایسی ہے کہ اگر وہ آیت ہمارے ہاں اترتی تو ہم اس دن عید منایا کرتے حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ وہ کونسی آیت ہے۔ اس نے کہا

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا جس دن یہ آیت نازل ہوئی اور جس جگہ یہ نازل ہوئی مجھے معلوم ہے کہ آپ عرفات کے میدان میں کھڑے تھے اور وہ جمعہ کا دن تھا۔ حضرت عمرؓ نے اشارہ کر دیا کہ یہ دن ہمارے لیے عید کا دن تھا۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس دن پانچ عیدیں جمع تھیں۔ دو مسلمانوں کی (۱) جمعہ کا دن (۲) عرفہ کا دن اور تین غیر مسلموں کی، یہودیوں، نصاریٰ اور مجوسیوں کی عید اور اتنی عیدیں نہ پہلے کبھی جمع ہوئیں اور نہ کبھی آئندہ۔

حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی اس امت پر یہ سب سے بڑی نعمت ہے کہ اس امت کو مکمل دین عطا فرمایا کہ جس کے بعد نہ ان کو کسی دین کی حاجت ہے اور نہ کسی نبی کی ضرورت ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء بنایا اور تمام جن و انس کی طرف مبعوث کیا۔

حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجۃ الوداع کے خطبہ میں یہ ارشاد فرمایا

باقی صفحہ ۱۰ پر

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور منکرین معراج

قاری عتیق الرحمٰن ہاشمی دھمتوڑ، ایبٹ آباد

از سودم عقل دور اندیشس را
بعد ازاں دیوانہ سازم خویش را
گر نہ باشد فضل ایزد دستگیر
در ہمیں علم و عقل آئی اسیر

ایک مسلمان جو اللہ تعالیٰ کو قادر مطلق اور مختار کل ماننے کے بعد جناب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو امام الانبیاء و خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مان لے کس طرح جرأت کر سکتا ہے کہ خدائے قدوس کے کلام الٰہی اور خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش ہے۔ ایمان والوں نے خبر معراج جسمانی سن کر آمنا و صدقنا کہا اور صدیق کہلائے بعاندین کو نہ ہی قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے پر یقین تھا اور نہ ہی آپ کی شانِ رسالت پر ایمان تھا۔ باوجودیکہ کلام الٰہی کے چیلنج کا جواب دینے سے عاجز اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ شق قمر جس کا مطالبہ بھی خود کیا مگر عناد و بغض نے انہیں انکار و جحود کی دلدل سے نہیں نکلنے دیا۔ قرآن مجید شاہد ہے وجحدو بہا واستیقنتہا انفسہم ظلما وعدوا آیاتِ الٰہی اور نشاناتِ قدرت ظالم اور ضدی کے دل میں بھی اتر کر اضطراری یقین پیدا کر دیتی ہیں۔ مگر تقدیراتِ الٰہی کی نیرنگیاں معاً قلوب کو اپنی گرفت میں لیکر بغض عناد اور جحود اختیاری کی مہر لگا دیتی ہیں

آج بھی نیچریت اور عفریت سے ماؤف عقل نارسا کہیں تو معراج روحانی یا مناسی سے دلوں کو بہلا رہی ہیں اور کہیں کشف جیسے رکیک الفاظ سے سہارا لیکر مذہبی قطعی اصولوں کو موم کی ناک بنانے میں مصروف ہیں۔ بعض نے روایات کا انقطاع ثابت کیا اور بعض نے فنِ روایات سے ناواقفیت کی بنا پر اضطراب کا پھندا ڈال کر صحیح روایات پر نقب زنی کرنے کی کوشش کی اور بعض نے طبقات ناریہ اور زمہریریہ سے جسد عنصری کے صحیح سالم گزارنے کا استحالہ پیش کیا اور کسی نے اس سرعت حرکت براقی کو ناممکن قرار دیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وان لم یھتدوا بہ فسیقولون ھذا افک قدیم۔

جب بات کو نہیں پا سکے تو اس کا نام طوفان ہی رکھا۔

واقعہ معراج سائنس کی روشنی میں

قرآن مجید جس کے بارے میں یضل بہ کثیراً و یھدی بہ کثیرا فرمایا گیا اپنے اندر وہ نور ہدایت رکھتا ہے کہ جس کی اک ادنیٰ کرن اور شعاع اگر صحیح استعداد انسان کے سینے میں آجائے تو فرش سے عرش اور بالائے عرش کی سیر کرا دیتی ہے عالم برزخ ملک ملکوت جبروت و لاہوت کے اسرار و معارف سے آشنا کرا دیتی ہے مگر فاسد الاستعداد ماؤف العقل صورت کے انسان پر وہی اثر چھوڑتی ہے جو آفتاب عالمتاب روز روشن میں دوپہر کے وقت چمگادڑ کی آنکھوں کو بے نور اور دل کو بے سرور کر دیتی ہے۔ اگر شیرینی صحت مند کے لیے مرغوب طبع ہے تو صفراوی مزاج کے لیے اتنی ہی مضر اور باعث تنفر ہے۔ تو یہ آفتاب اور اسی طرح مٹھائی کا قصور نہیں بلکہ مزاج کا نقص اور فساد ہے وہی آفتاب ہے جو اپنی تابانی سے کپڑے کو چمکا دیتا ہے مگر دھوبی کو اتنا ہی جلا کر سیاہ کر دیتا ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ کل تک یہی عقل نیچر کے مدعی جنات و ملائکہ کے وجود سے بے خبر ہو کر انکاری تھے۔ مگر آج یورپ خود جنات و ملائکہ کے وجود پر حسی دلائل پیش کر رہا ہے اور ہمزاد تک کا قائل ہو چکا ہے کل تک طبقات ناریہ زمہریریہ کو موانع معراج سمجھانے کی کوشش کی جا رہی تھی اور آج کے انکشافات جدیدہ اور راکٹوں کی برق رفتاری نے سابقہ انکشافات کی تردید بلکہ پردہ دری کر دی۔ یہ فرضی توہمات اور فلسفیت کا بھوت اسی وقت تک انسان پر سوار رہتا ہے جبکہ آباء اور اسلاف کے طوق سے لدا ہوا نہ ہو۔ بجلی جو انسانی صنعت ہے زمین کے گرد ایک منٹ میں پانچسو مرتبہ گھوم سکتی ہے اور بعض سیارے ایک ساعت میں آٹھ لاکھ اسی ہزار میل حرکت کر سکتے ہیں۔ انسانی صنعت کی تیز رفتاری کا اندازہ کرنا اگر واقعات نے ایک عقدہ بنا دیا ہے تو عجائبات قدرت خداوندی کا اندازہ کرنے کا انسان کو حوصلہ ہو سکتا ہے؟ آج سائنس جدیدہ کے انکشافات سائنس قدیم کے جملہ انکشافات میں اضافہ نہیں ہوا۔ بلکہ تکذیب کر کے انظر کیف کذبوا علی انفسہم وضل عنہم ما

کا نویفتر ودن کا سماں قائم ہوا۔ آج اگر ارسطو فیثا غورث، افلاطون، جالینوس، بوعلی سینا، اور فارابی بھی قبروں سے اٹھ کر آجائیں تو حسب مضمون آیت کریمہ ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین وہ بھی ان جدید سائنسی انکشافات کو دیکھ کر اپنی تحقیقات قدیمہ کو اوہام و اباطیل کا پلندہ سمجھنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ حالانکہ قرآن مجید ارشاد فرما رہا ہے۔

ولما یاتیھم تاویلہ یوم یاتیھم تاویلہ یقول الذین نسوہ من قبل قد جاءت رسل ربنا بالحق

ابھی تک ان کے پاس ان واقعات کی تعبیر نہیں آئی جب تعبیر و واقعات و حقائق سامنے آ جائیں گے تو اس میں مبتلا حضرات یہی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں نے جو حقائق پیش کیے تھے وہی حق ہے۔ ہمارا انکار فقط اوہام اور افکار باطلہ پر مبنی تھا۔ جس خدائے عزوجل نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف بن برخیا کو یہ طاقت و کرامت عطا کی، ملکہ بلقیس کا تخت اقصیٰ یمن سے اقصیٰ شام میں لانے کا چشم زدن میں دعویٰ کرتا۔ انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک میں آنکھ جھپکنے سے پہلے لا سکتا ہوں۔ فلما راٰہ مستقرا عندہ قال ھذا من فضل ربی۔ معاً دیکھا کہ تخت سامنے موجود ہے۔ فوراً بولے یہ میرے رب کا فضل و مہربانی ہے۔ خود تخت سلیمان علیہ السلام کو ہوا تسخیر ربانی سے یمن سے شام اور شام سے یمن چند گھنٹوں میں لے جاتی ہے۔ یہاں بھی مغلوب العقل انسان کہہ سکتا ہے کہ بلقیس کا تخت باوجود کثیف اور مادی ہونے کے کس راستے سے اور کیوں کر اتنی لمبی چوڑی مسافت کو چشم زدن میں طے کر گیا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام اپنی طبقات کے راستے سے صحیح سالم پہنا ئیوں کے نیچے سے مائدہ نازل ہوا۔ کسی سردی اور گرمی سے اس میں تعفن اور تغیر پیدا نہیں ہوا۔ حضرت عزیر علیہ السلام کا طعام و شراب سو سال تک گزرنے کے باوجود تازگی اور خوشبو سے ہمکنار رہے۔ اور کسی قسم کی سرانڈ یا بدبو سے محفوظ ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسد عنصری کے ساتھ چشم زدن میں آسمانوں پر چڑھ جانا، تو جناب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا بجسد العنصری آسمانوں پر جانا اور چشم زدن میں آجانا کیوں کر مستبعد اور خلاف عقل ہو سکتا ہے جس خدائے قدوس کی قدرت کا ادنیٰ کرشمہ ہے کہ جناب خلیل الرحمٰن ابراہیم علیہ السلام کے لیے نار نمرود کو نور بنا دیا وہ حبیب الرحمٰن جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کرہ ناری کو نور بنا دے تو کس سائنس اور عقل کے خلاف ہے مشاہدات حاضرہ میں بجلی کس قدر طاقت کی حامل ہے کہ چشم زدن میں جان لیوا بن جاتی ہے مگر ہاتھ میں لکڑی ہو یا ربڑ کے دستانے ہوں تو قطعاً اثر نہیں کرتی اگر انسان اتنی سریع التاثیر طاقت کے تاثیرات کا دفاع جانتا ہے تو رب قدیر من بیدہ ملکوت کل شیئ جس کے قبضہ قدرت میں جان اور روح ہے، تاثیرات پیدا بھی کر سکتا ہے۔

باقی

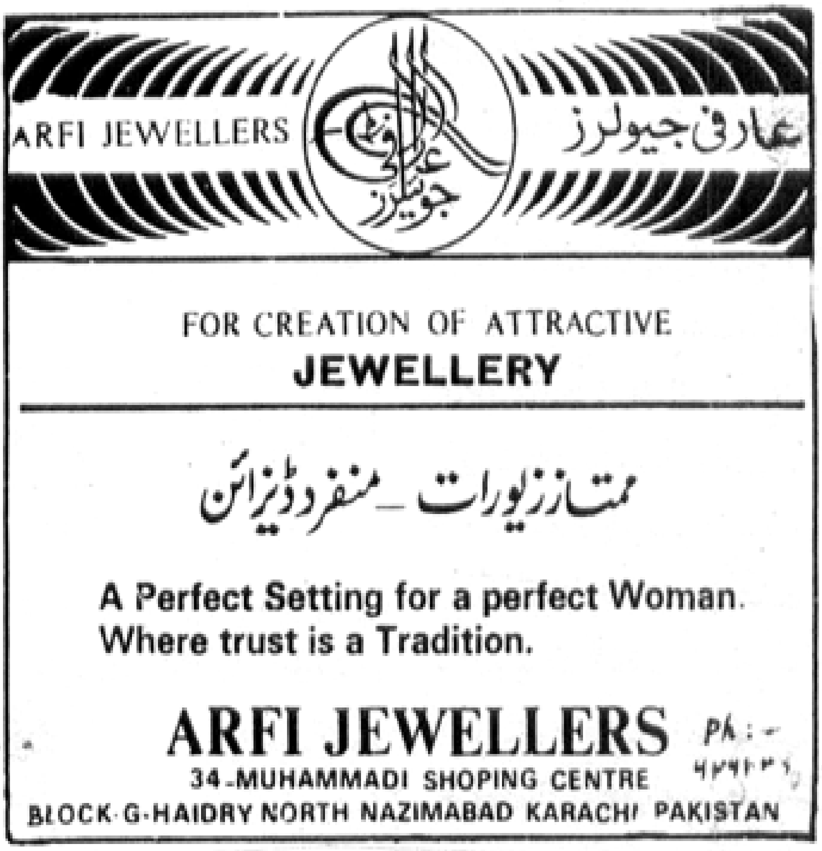

بقیہ: اعلان ختم نبوت

اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں پس اب وقت کو غنیمت سمجھو اور اپنے پروردگار کی عبادت اور بندگی میں لگے رہو، پانچ وقت کی نماز پڑھتے رہو اور رمضان کے روزے رکھتے رہو اور خوش دلی سے اپنے مالوں کی زکوٰۃ دیتے رہو۔ اپنے امرا اور خلفاء کی اطاعت کرتے رہو اگر ایسا کرتے رہے تو انشاء اللہ تم اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے

آدابِ مساجد

مساجد خداوند قدوس کے گھر ہیں انکا احترام ضروری ہے

آج جبکہ دین اور علوم دین کی کسادبازاری کا وقت ہے اور شعائرِ اسلام پامال ہو رہے ہیں مسلمانوں کے مقاماتِ مقدسہ اُن کے ہاتھوں سے نکل رہے ہیں، وقت ہے کہ ایک ایمان رکھنے والا دل غم سے گھل جائے اور ایک حق پرست آنکھ اپنی بینائی پر کور ہونے کو ترجیح دے لیکن یہ شعائرِ اسلام کی پامالی اور مقاماتِ مقدسہ کی بے حرمتی اگر ایک قوی دشمن کے ہاتھوں سے اور ہمارے اختیارات اور طاقت سے باہر ہے تو شاید خداوند کریم ہمیں معذور رکھے مگر اے حضرات! اُن مظالم کا ہمارے پاس کیا جواب ہے جو ہم نے خود شعائرِ اسلام پر کئے ہیں اور اُن کو اپنے ہاتھوں سے مٹایا ہے اس بے حرمتی کا کیا عذر ہے جو خود ہمارے ہاتھوں اور پاؤں نے مقامات مقدسہ میں کی ہے یہ صحیح ہے کہ خداوند عالم کے بڑے بڑے مقدس مقامات حجاز اور شام اور عراق کی مبارک زمین کے حصہ میں آئے ہیں لیکن اس کے ساتھ یہ بات بھی قابل انکار نہیں کہ خدا کی زمین کا ہر قطعہ اور حصہ ایسے مقامات مقدسہ سے معمور ہے جو اپنے تقدس میں بیت اللہ کا پرتو رکھتے ہیں اور جن کو ہم مساجد کہتے ہیں ہر ایک مسلمان کو غور کرنا چاہئے کہ ہم نے اپنے مقاماتِ مقدسہ کی کیا توقیر و تعظیم کر رکھی ہے جو کہ ہمارے ہاتھوں میں ہیں کہ ہم ہاتھوں سے نکلے ہوئے مقاماتِ مقدسہ کو روتے ہیں اور جو کچھ آباد بھی ہیں تو ایسی کہ شرعی اصطلاح میں اُن کو آباد نہیں کہا جاسکتا بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی مسجد کے متعلق فرماتے ہیں۔

اخیر زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر
آباد ہوں گی مگر درحقیقت ویران

اول تو ان میں نمازی کم ہیں اور جو کچھ ہیں، تو مسجدیں اُن کی نشست گاہ (چوپال) بنی ہوئی ہیں آہ رب العزت والجلال کی بارگاہ اور اس کی یہ توقیر آج خدا کے گھر اس کے ذکر سے خالی ہیں اور دنیا کے تمام دھندے اُن میں موجود ہر قسم کے قصے قضیئے طے ہوتے ہیں بازاروں کا شور و شغب وہاں موجود ہے وہ کھانا کھانے کے کمرے بھی ہیں اور لیٹنے اور سونے کے لئے آرام گاہیں بھی ہیں غرض سب کچھ ہے مگر اس چیز کا قحط ہے جس کے لئے خداوند عالم کی یہ بارگاہیں بنائی گئی ہیں۔ سلف صالحین کی سنت تھی کہ مساجد میں خوشبوئیں لگاتے اور دھونی دیتے تھے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہر جمعہ کے روز مسجد کو صاف کرتے اور خوشبو لگاتے اور دھونی دیتے تھے مگر آہ آج ہماری مسجدیں خوشبو کے بجائے بدبو اور نجاست سے ملوث ہیں۔

خدا کے مقدس فرشتے ہمارے ہاتھوں سے تنگ ہیں ہم مسجد میں آتے ہیں کہ ثواب لے کر جائیں وہاں سے فرشتوں کی بددعائیں لے کر لوٹتے ہیں کیونکہ جب کوئی شخص مسجد میں دنیا کی باتیں شروع کرتا ہے تو فرشتے پہلے کہتے ہیں اسکت یا ولی اللہ (اے اللہ کے ولی چُپ رہ) پھر اگر وہ چپ نہیں ہوتا اور باتوں میں لگا رہتا ہے تو کہتے ہیں اسکت یابغیض اللہ (اے اللہ کے دشمن چُپ رہ) پھر اگر اس سے بھی آگے بڑھتا ہے تو وہ کہتے ہیں۔ اسکت لعنۃ اللہ علیک (تجھ پر خدا کی لعنت چُپ رہ) کذا فی المدخل لابن حاج

حدیث میں ہے ان بیوت اللہ تعالیٰ من الارض مساجدها (منتخب نقلاً عن المعجم الکبیر الطبرانی) (ترجمہ) بے شک زمین میں اللہ کے گھر مساجد ہیں اور بے شک اللہ نے ذمہ لیا ہے کہ اس شخص کا اکرام کرے کا جو اس کی زیارت کے لئے مساجد میں آئے۔

اس لئے مساجد کی عظمت درحقیقت خداوند عالم کی عظمت ہے، اور ان کی بے ادبی خداوند کبریا و جلال کی بے ادبی والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تنبیہ:۔ مساجد خداوند قدوس کے گھر ہیں جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے لیکن اس سے یہ مت سمجھو کہ وہ سبوح قدوس مسجد کی چہاردیواری میں اس طرح بیٹھا ہے جیسے ہم اپنے مکان میں بیٹھتے ہیں بلکہ اس کو ایسا سمجھو جیسے آفتاب کے مقابل جب آئینہ کردیا جائے تو آفتاب کی خاص تجلی سے وہ خود بھی چمکتا اٹھتا ہے اور دوسری چیزوں کو کیسا روشن کرتا ہے حالانکہ اتنا بڑا آفتاب جو زمین سے کئی گنا زائد ہے اس چھوٹے سے آئینہ میں کسی طرح نہیں آسکتا اسی طرح بلاتشبیہ خدائے قدوس کی خاص تجلی ان گھروں پر ہے جس سے اُن میں انوار الٰہیہ پائے جاتے ہیں اور اُن میں رہنے والوں پر اُن کی کرنیں پڑتی ہیں، واللہ اعلم۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
ترجمہ۔ مسجدیں بازار ہیں آخرت کے بازاروں میں سے جو شخص ان میں داخل ہو گیا وہ اللہ کا مہمان ہے اس کی مہمانی مغفرت ہے اور اس کے لئے تحفہ تکریم و تعظیم ہے۔

مسجدیں خانہ خدا ہیں اور یہ جس کا گھر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مہربانی۔ آرام اور پل صراط سے گزر کر جنت میں پہنچانے کی ضمانت لی ہے۔

مساجد جنت کے باغ:۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دلنشین طریقہ سے فرمایا تم جب جنت کے باغوں سے گزرو تو آسودہ ہو کر کھایا کرو۔ صحابہؓ کرام نے دریافت کیا کہ جنت کے باغات کون؟ ارشاد ہوا مساجد پھر پوچھا گیا آسودہ ہو کر وہاں کھانا کیوں کر؟ ارشاد فرمایا۔ سبحان اللہ الحمد للہ و لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کا ورد۔

دنیا کی تمام جگہوں میں سب سے زیادہ پیاری جگہ اللہ کے نزدیک اس کی مساجد ہیں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمام جگہوں میں بدترین جگہ بازار ہے اور سب میں بہترین جگہ مساجد ہیں وجہ غالباً یہ ہے کہ پیدائش عالم کا مقصد بحکم قرآن عزیز صرف ذکر اللہ اور اس کی اطاعت ہے اس لئے جو جگہیں اس مقصد کو زیادہ ادا کرتی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین ہیں اور جن جگہوں میں ذکر اللہ کے بجائے غفلت اور اطاعت کے بجائے معصیت ہوتی ہے وہ اللہ کے نزدیک بدترین ہیں مساجد چونکہ ذکر اللہ کے لئے بنائی گئی ہیں اس لئے وہ بہترین جگہیں ہیں اور بازار چونکہ عموماً غفلت اور معاصی جھوٹ اور دغابازی اور شور و شغب اور جھگڑوں قصوں کی جگہ ہے اس لئے اللہ کے نزدیک مبغوض ترین ہیں۔

ترجمہ:۔ وہ اچھے لوگ ہیں کہ ان کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔ (القرآن)

اور چونکہ بازار شر و فساد کی جگہ ہیں اس لئے سنت ہے کہ جب بازار جائے تو یہ کلمہ پڑھ لے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

حدیث میں ہے اس کے بڑے بڑے فوائد مذکور ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص بازار میں داخل ہونے کے وقت یہ کلمہ مبارک پڑھے اس کے لئے ایک لاکھ ثواب لکھے جاتے ہیں اور ایک لاکھ گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور ایک لاکھ درجات بلند کئے جاتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

بعض صحابہ سے روایت کیا جاتا ہے کہ وہ کبھی صرف اس کلمہ کو پڑھنے اور اس کا ثواب عظیم حاصل کرنے کے لئے بازار جایا کرتے تھے سبحان اللہ ان کے تقویٰ اور ذکر نے بازاروں کو بھی ان کے لئے مساجد بنا دیا اور اس عظیم الشان نفع اخروی کا باعث کر دیا۔ اور آہ کہ آج ہماری غفلات اور معاصی کے انہماک نے ہماری مساجد کو بھی بازار بنا رکھا ہے۔

مقام سنت صاحب سنت صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہوں میں

رسول کریمؐ نے سنت پر عمل کرنے کی بہت تاکید فرمائی ہے اور سنت کی پیروی نہ کرنے والے پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ آپکی ہر سنت پر عمل کرنا باعث ثواب اور باعث نجات ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر سرکار دو عالمؐ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے لوگو! میں نے تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑی ہیں اگر تم نے ان کو مضبوطی سے پکڑا تو تم ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ان میں سے ایک کتاب اللہ اور دوسری سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ حضرت عرباض بن ساریہؓ کی ایک روایت میں یوں فرمایا۔ تمہارے اوپر لازم ہے کہ تم میری سنت کو اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدینؓ کی سنت کو معمول بناؤ اور اپنی داڑھیوں کے ساتھ مضبوطی سے اسکو پکڑو! تم نئی نئی باتوں سے پرہیز کرو۔ کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے۔ مسلمانو! آقائے نامدارؐ کے اس فرمان کو ہمیشہ یاد رکھو۔ آقائے نامدارؐ کی سنت کو اپنانا اپنی زندگی کا مقصد بنالو۔ اسی سنت میں خلفائے راشدین کے سنن بھی آ جاتے ہیں جو کام خلفائے راشدینؓ نے کئے ہیں وہ بھی مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے روایت کی ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا۔ چھ قسم کے لوگوں پر میں بھی لعنت بھیجتا ہوں اور خدا بھی ان پر لعنت نازل کرے۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو میری سنت کو چھوڑ دے مسلمانو! سرکار دو عالمؐ اس شخص پر لعنت بھیجتے ہیں جو آپ کی پیاری سنت کو چھوڑ دے۔

ہر مسلمان اپنا محاسبہ کرے کہ مجھ سے کوئی سنت نہیں چھوٹی، آج ہی سے سنت رسولؐ کو اپنائیں۔

(قاضی محمد اسرائیل گڑنگی۔ مانسہرہ)

نونہالان ختم نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

صاحب خلق عظیم ﷺ

باجوہ بی بی ...... مانسہرہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مجلس سے اٹھے اور ہم بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے حضورؐ کی گردن مبارک سے چادر کو اس سختی سے کھینچا کہ چادر کی درشتی سے آپؐ کی گردن مبارک چھل گئی پھر آپؐ نے اس اعرابی کی طرف نظر اٹھائی کہ وہ کیا چاہتا ہے؟۔ اس نے کہا ”میرے پاس دو اونٹ ہیں ان پر مال لاد دو“۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا ”میں ہرگز اس وقت تک مال نہیں لادوں گا جب تک تو مجھے اس چادر کی گرفت سے نہ چھوڑے گا جسے تو نے کھینچ رکھا ہے“۔ اعرابی نے کہا خدا کی قسم میں ہرگز چادر کو ڈھیل نہ دوں گا جب تک آپؐ میرے دونوں اونٹوں کو نہ لدوا دیں۔ پھر آپؐ نے کسی شخص کو بلا کر فرمایا اس کے ایک اونٹ پر وہ کھجوریں اور دوسرے پر ”جو“ لاد دو۔ رسول پاکؐ یہ سب اذیتیں اس لئے برداشت کرتے اور صبر فرماتے کہ یہ لوگ اسلام لے آئیں اور ان کے سینے اللہ کے ذکر کے نور سے منور ہو جائیں۔ تاکہ یہ جہنم کی آگ سے بچ سکیں۔ آپؐ نہ خود سخت کلامی فرماتے اور نہ کسی کی سخت کلامی کا بدلہ لیتے تھے۔ بلکہ عفو و درگزر سے کام لیتے تھے۔ دشمنوں کو بھی معاف کر دیا کرتے تھے۔

حضرت عمر اور بیت المال

عبدالمنان چانڈیو ...... دادو

حکم بن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس اصطبل کے نگران آئے اور ان سے شاہی اصطبل کے گھوڑوں کے دانے گھاس کا خرچ طلب کیا تو آپ نے فرمایا کہ ان گھوڑوں کو شام کے مختلف شہروں میں بھیج دو تاکہ وہاں یہ فروخت کر دیئے جائیں اور ان کی قیمت (رقم) ”بیت المال“ میں جمع کر دی جائے میرے لئے یہ خچر ہی کافی ہے۔

حکمت کی باتیں

سیف اللہ خالد ...... ٹکی لولا والی

اچھی بات کہو ورنہ چپ رہو!

اچھی بات وہ ہے جو مختصر ہو اور مطلب کو واضح کرنے والی ہو!

سب سے اچھے لوگ وہ ہیں جو دوسرے لوگوں کو زیادہ نفع پہنچائیں۔

مسکراہٹ

ناہید رفیق ...... مظفر آباد آزاد کشمیر

1. مسکراہٹ دوستی کی ابتداء ہے
2. مسکراہٹ دل کی اندرونی کیفیت کا اظہار کرتی ہے
3. مسکراہٹ محبت کا زیور ہے۔
4. مسکراہٹ پتھر دل کو موم کر دیتی ہے۔
5. مسکراہٹ چہرے کی خوبصورتی کو چار چاند لگاتی ہے
6. مسکراہٹ شخصیت میں وقار پیدا کرتی ہے۔
7. مسکراہٹ محبت کی زبان ہے۔

رشوت کی لعنت

جاوید اقبال ...... کرشن کالونی

1. حضرت عبدالرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا جہنمی ہے۔
2. حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا رشوت لینے اور رشوت دینے والا اور دلوانے والا تینوں دوزخ میں ہیں۔
3. حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ عمال جو ہدیہ لیتے ہیں وہ خیانت ہے۔
4. حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جس شخص نے کسی شخص کی سفارش کی پھر سفارش کرانے والے سے اس نے کوئی ہدیہ قبول کیا تو اس نے اپنے اوپر سود کے دروازوں میں سے ایک

اللہ کی رضا

حافظ ولی الرحمن ...... اٹک شہر

بیان کیا گیا کہ حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ مجھے وہ عمل بتائیں کہ اس کے کرنے سے تو مجھ سے راضی ہو جائے ارشاد ہوا ”اے موسیٰ تم اسے کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔“ حضرت موسیٰ یہ سن کر رو پڑے اور سجدے میں گر گئے تب اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ اے عمران کے بیٹے میری خوشی اسی میں ہے کہ تو میرے حکم کو خوشی سے قبول کرے۔

ربوہ میں کھلبلی مرزا طاہر کی پریشانی

ربوہ کی کہانی، مرزا طاہر کی زبانی

ربوہ میں اٹھنے والی بغاوت کی لہروں کا مرزا طاہر نے اعتراف کرلیا۔

پیشکش : محمد حنیف ندیم۔

ہفت روزہ ختم نبوت کے شمارہ نمبر ۳۶ میں ایک قادیانی نوجوان زاہد عباس سید کا مضمون شائع ہوا ہے جس میں اس نوجوان نے ربوہ میں بغاوت کی اٹھنے والی لہروں کی نشاندھی کی تھی۔ اس مضمون میں قادیانی نوجوان نے یہ بھی بتایا تھا کہ اب وہاں کے نوجوان۔

۱—— مرزا طاہر کے ملک سے فرار پر نکتہ چینی کر رہے ہیں

۲—— مرزا طاہر کے باپ مرزا محمود پر بدکاری کے الزامات زیر بحث ہیں۔

۳—— یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ مباہلہ کا شوشہ اصل مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیئے چھوڑا ہے۔

۴—— یہ بات بھی زیر بحث ہے کہ مرزا قادیانی کی پیشگوئی "تُو کہتے کی مَتوہ بعض کنتے کے عدو پر مر گیا"۔ اس کا مصداق مرزا محمود تھا جو باون ڈیں سال میں ۱۱ سال تک فالج میں مبتلا رہ کر مرگیا۔

۵—— وہاں دانشوروں کا ایک طبقہ کھل کر رائل فیملی اور اس کے کارندوں پر تنقید کرتا ہے اور مرزا طاہر نے ان سے سوشل بائیکاٹ کی تلقین کی ہے۔

الغرض اس مضمون میں ربوہ کی اندرونی صورت حال کو واضح طور پر پیش کیا تھا۔ ممکن ہے کہ قادیانی یہ کہیں کہ ربوہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہے وہاں کوئی بغاوت نہیں، سب لوگ رائل فیملی کے وفادار ہیں، اس لیے ہم ذیل میں مرزا طاہر کے ایک طویل بیان کے اقتباسات پیش کر رہے ہیں جس میں اس مضمون کی تصدیق ہوتی ہے لیکن ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ مرزا طاہر کے بیان کا خلاصہ پیش کر دیں، جس سے مرزا طاہر کے بیان کو سمجھنے میں آسانی ہو گی۔ خلاصہ یہ ہے۔

● —— ربوہ میں بدیوں کے اڈے بن چکے ہیں۔

● —— پیشہ ور اور عادی مجرم برائیاں پھیلانے کا کاروبار کرتے ہیں۔

ربوہ میں لنڈن ہاؤس اور پیرس ہاؤس ہے

رائل فیملی کے چمچوں کو کار اور اکثریت بیکار۔

● —— "احمدی" (قادیانی) شراب کا کاروبار کرتے ہیں۔

● —— ربوہ میں برے لوگوں کے لیئے عمل جراحی کی ضرورت ہے

● —— وہاں ماحول دیکھ کر لوگ بھاگنا شروع کر دیتے ہیں۔

● —— ناظر سودا لانے کے لیے کار استعمال کرے تو تنقید کرتے اور پھبتیاں کستے ہیں۔

● —— کسی کے گھر کے اچھے حالات دیکھے تو اس کا لنڈن ہاؤس، پیرس ہاؤس نام رکھتے ہیں۔

● —— وہ غلطیاں کرتے ہیں تو یہ پکڑنے والے (تنقید کرنے والوں کی طرف اشارہ) کون ہوتے ہیں۔

● —— وہ آگ میں مبتلا ہو چکے ہیں زبان ہے کہ رکنے کا نام نہیں لیتی۔

● —— حسد سے دانشوری پیدا ہو رہی ہے۔

● —— (قادیانی مبلغ جنہیں مربی کہا جاتا ہے) دبی زبان میں شکوے کرتے ہیں کہ ہم سے یہ ہوا وہ ہوا، ہماری فلاں جگہ تقرری ہونی چاہیئے تھی۔

● —— فلاں شخص نے ظلم کیا مجھے نیچا دکھانے کے لیے یہ کیا وہ کیا۔

● —— نئی نسل نشتر بے مہار کی طرح جدھر چاہے سر اٹھائے نکل جاتی ہے۔

● —— اگر کسی واقف زندگی نے اپنی اولاد کو لاہور شالامار باغ کی سیر کرادی، لاہور لے گیا تو آگ لگنے کی کیا ضرورت ہے کونسا گناہ عظیم اس سے ہو گیا کہ اس کو طعن و تشنیع کا نشانہ بناؤ

● —— کاریں استعمال نہ کریں ساتھ دو قدم پر بازار ہے پیدل چلیں خواہ مخواہ کار کا استعمال اچھی عادت نہیں۔

● —— جنہوں نے جلنا ہے انہوں نے جلنا ہی ہے۔

قارئین کرام! یہ مرزا طاہر کے بیان کا نچوڑ اور خلاصہ ہے اب آپ اصل بیان کے اقتباسات ملاحظہ کریں۔

"میں نے تربیتی امور کا جو سلسلہ شروع کیا تھا، اس میں بار بار ربوہ کا نام لیتا رہا ہوں، ایک مثال کے طور پر۔ لیکن جیسا کہ میں نے واضح کیا تھا۔ دراصل ربوہ کی اس مثال کا تعلق دنیا کی ساری جماعتوں سے ہے۔"

"جہاں تک میرے گذشتہ خطبے میں اس نصیحت کا تعلق ہے کہ تربیت، نرمی اور شفقت، محبت اور پیار

در سمجھانے کے ذریعہ کی جاتی ہے، سختی سے نہیں کی جاتی
یہ بات بالکل درست ہے، اس میں کوئی تبدیلی نہیں لیکن
اس سے یہ غلط فہمی نہ ہو کہ پیشہ ور مجرموں سے نرمی کرنی
چاہیئے اور انکے جرم کو نظر انداز کر دینا چاہیئے اور انہیں
معاشرے کے ساتھ ظلم کرنے سے باز رکھنے کے لیئے

ہوٹل کے کاروبار میں اور وہاں شراب بھی بکتی ہے۔ چنانچہ
جب میں نے اس بات پر اصرار کیا کہ آپ کو یہ کاروبار چھوڑنا
ہوگا تو بڑی بھاری تعداد ایسی تھی جنہوں نے اس کاروبار کو
ترک کر دیا (جس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ قادیانیوں نے اب
بھی شراب کا کاروبار نہیں چھوڑا۔ ندیم) تو اس صورت حال

قادیانی شراب کا کاروبار کرتے ہیں۔

"مربی" شکوے کرتے ہیں کہ ہم سے یہ ہوا وہ ہوا۔

کوئی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔

بعض بدیوں کے اڈے بن جاتے ہیں یعنی لفظ "پیشہ ور" اس طرح تو ان پر اطلاق نہیں پاتا لیکن "پیشہ وری" کا لفظ ایک محاورہ بن چکا ہے یعنی "عادی مجرموں" کے لیئے بھی آپ "پیشہ ور مجرموں" کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ پس ان معنوں میں بعض جگہ بدیوں کے ایسے اڈے بن جاتے ہیں جن کو ہم "پیشہ ور" اڈے کہہ سکتے ہیں اور وہاں سے برائیاں پھیلانے کے کام ہوتے ہیں۔

بظاہر ایک دکان ہے، ایک جنرل اسٹور ہے۔ وہاں کاروبار تو ہونا چاہیئے، ان سودوں کا جن سودوں کو حاصل کرنے کے لیئے لوگ وہاں حاضر ہوتے ہیں۔ لیکن بسا اوقات وہاں بدیوں کے کاروبار بھی شروع ہو جاتے ہیں۔ اور آپ ہمیشہ وہاں قابل اعتراض حرکت کرنے والوں کو قابل اعتراض حالت میں لمبے عرصے تک وہاں پائیں گے اور کئی قسم کی خرابیاں وہاں سے جنم لیتی ہیں۔

تو جہاں تک نظام کا تعلق ہے نظام جماعت کو وہاں ضرور دخل دینا چاہیئے۔

احمدی دکاندار ربوہ سے باہر بھی ہو سکتے ہیں اور وہ بھی اس قسم کی خرابیوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ یورپ میں بعض احمدی دکانداروں کے متعلق مجھے معلوم ہوا ہے کہ ان کے

کے مطابق مختلف کاروائی کرنی ہوتی ہے۔ مگر نظام جماعت کو سب دنیا میں مستعد ہو کر، جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے ان کو برائیوں سے متعلق نہ رہنے دیں اور ربوہ جیسے شہر میں جہاں انتظامیہ کا دخل عام شہروں کے مقابلے پر زیادہ ہے کیونکہ وہاں بھاری اکثریت احمدیوں کی ہے اور احمدیوں کی رائے عامہ کو جس قوت سے استعمال کیا جا سکتا ہے اس قوت سے غیر شہروں میں بسنے والے احمدیوں

کی رائے عامہ کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ تو
اور سختی سے میری مراد یہ ہے کہ پہلے باقاعدہ ایک منصوبہ بنا
کر ایسے لوگوں کو نصیحت کی جائے ان کی برائیاں ان پر
کھول جائیں ان کو بتایا جائے کہ تم ان حالات میں بالکل
غلط سمت میں جا رہے ہو۔

ان لوگوں کو تلاش کیا جائے جن کا ان پر اثر ہوتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ ایسے لوگوں پر دباؤ بڑھایا جائے پھر اس دباؤ کو نسبتاً عام کیا جائے اور رائے عامہ کو منظم کر کے اس کے ذریعہ دباؤ کو بڑھایا جائے۔

پس اس پہلو سے، ربوہ کا شہر ہو یا دوسرے ایسے مقامات ہوں جہاں احمدیوں کی کچھ آبادیاں، جہاں اس قسم کی بدیاں دکھائی دیتی ہیں، جہاں الگ الگ گھر میں لیکن بچوں میں کچھ کمزوریاں نظر آ رہی ہیں۔ ان سب باتوں کا رائے عامہ سے مقابلہ کریں۔

خوشخبری
ہمارے ہاں
عالم اسلام کے نامور قراء
اور تمام مکاتب فکر کے ممتاز علماء کرام کی تقاریر
اور مشہور و معروف شعراء و نعت خوان حضرات کی
کیسٹیں دستیاب ہیں
معیاری ریکارڈنگ کی ضمانت، بذریعہ ڈاک بھیجنے کا انتظام ہے
نوٹ: اپنی پسندیدہ کیسٹ تین منٹ میں ریکارڈ کرائیں۔
شمع اسلامی کیسٹ کارنر نزد انبالہ سویٹ مارٹ پریڈی اسٹریٹ صدر کراچی

مرزا طاہر کی زبان سے سچ کا اظہار

کہتے ہیں کہ جس شخص کو جھوٹ بولنے کی عادت ہو آخر کبھی نہ کبھی اس کی زبان سے سچ بھی نکل جاتا ہے۔ آخر مرزا طاہر کی زبان سے بھی ایک سچی بات نکل ہی گئی۔

مرزا طاہر کہتا ہے۔

"جب تک ہمارے اندر سے ایک مفکر اور مدبر پیدا نہ ہو ہم اصلاح نہیں کر سکتے"۔

(الفضل ۱۸ جنوری ۱۹۸۹ء ص۱)

ذرا کوئی مرزا طاہر سے پوچھے! کہ جب قادیانی جماعت میں کوئی مفکر اور مدبر ہی نہیں ہے تو تم کس مرض کی دوا ہو؟ کیا اس شخص سے بھی زیادہ کوئی مفکر اور مدبر ہوتا ہے جو مامور من اللہ اور خلافت کا دعویدار ہو؟۔

لیکن پھر بھی بعض بیمار ایسے ہیں جن پر نسخے کارگر نہیں ہوا کرتے۔ ان کی بیماری اس حد تک بڑھ چکی ہوتی ہے ایسے لوگ پھر نکھر کر سامنے آجاتے ہیں وہاں پھر عمل جراحی بھی ہے۔

پس اس پہلو سے ربوہ کا عمومی معیار بلند کر دیا جائے یا دوسری احمدی بستیوں کا معیار بلند کیا جائے کہ وہاں سے مریض لوگ بے چینی محسوس کریں، بدیوں کے شکار سمجھیں کہ یہاں کوئی مزہ نہیں آرہا یہ جگہ ہمیں قبول نہیں کرتی ان لوگوں کو معاشرہ رد کر دے۔ معاشرہ ان لوگوں سے تعلق کاٹ لے بغیر اس کے کہ مقاطعہ کا اعلان ہو، معاشرے کا عملی وجود مقاطع کر رہا ہو۔ اور یہ ظاہر کر رہا ہو کہ ہم الگ ہیں تم الگ ہو۔ تمہاری ہمارے اندر کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جب یہ احساس

وفد کا ہر مقام پر زبردست خیر مقدم کیا گیا۔

ایک دوسرے پر تنقیدیں اور پھبتیاں کستے ہیں۔

دلوں کے اندر پیدا ہو تو پھر ایسے لوگ ان شہروں کو چھوڑ کر بھاگنا شروع کر دیتے ہیں۔

جہاں تک بدیوں کے اڈوں کا تعلق ہے بعض بیہودہ حرکتوں والے ایسے اڈے جہاں بدیاں دکھائی دیتی ہیں ان کے متعلق اور بھی بہت سی ایسی باتیں ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا کہ ان سے زیادہ دلکش اڈے بھی تو بنانے چاہئیں۔ یہ نہیں کہ بعض اڈے آپ بند کر دیے ہوں ان کی جگہ دوسرے اڈے جاری ہونے چاہئیں جہاں نوجوان بے کار لوگ، غریب لوگ، جن کے لیے لذت یابی کے کوئی سامان نہیں ہیں، جن کو تسکین قلب کے لئے کچھ میسر نہیں، ان کو معاشرہ یہ چیزیں مہیا کرے۔

مثال کے طور پر اگر ربوہ میں کسی ناظر نے سودا لانے کے لئے اپنی کار استعمال کر لی تو ان لوگوں کو یہ خیال نہیں آئے گا کہ اس کی جو تعلیم ہے اس کی جو پرانی قربانیاں ہیں اس کو جس قسم کی صلاحیتیں خدا تعالیٰ نے عطا فرمائی ہوئی تھیں وہ اگر یہ دنیا میں استعمال کرتا، جس طرح دوسرے دنیا داروں نے کی ہیں، تو جس حال میں اب وہ رہا ہے اس سے بیسیوں گناہ بہتر حال میں ہوتا، اگر جماعت نے اس کو کار دے دی اور اگر اس نے اپنا سودا لانے کیلئے بھی استعمال کر لی تو تمہیں جلنے کی کیا ضرورت ہے؟ لیکن

وفد کے راہنماؤں نے عربی، اردو، اور انگریزی میں تقریریں کیں۔

وہ اسی پر پھبتیاں کستے رہیں گے اس پر ان کا دل آگ میں جلتا رہے گا کہ ان کو یہ چیزیں کیوں نصیب ہوئیں، انہوں نے یہ چیزیں کیوں استعمال کیں۔

کسی گھر کے اچھے حالات دیکھے تو اس کا نام لنڈن ہاؤس رکھ دیا، کسی گھر کا نام پیرس ہاؤس رکھ دیا، یہ سب

اولی الالباب غیر دینی۔ ناقل)۔ جو اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ ناقل) اولی الالباب کے بالکل مد مقابل طاقتوں کی پیداوار ہے اور ان کی سوچ اور طرز فکر کا نتیجہ سوائے مزید جلن کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ کسی انتظامیہ سے جھگڑا ہو گیا، کسی امیر سے ناراض ہو گئے۔ اس کو پھر ساری عمر معاف ہی نہ کیا۔ ان کے خلاف ہر وقت مجلسوں میں تنقید۔ کبھی سوچتے نہیں کہ اس جماعت کے کارکنوں میں اس کی مجلس عاملہ میں ایسے ایسے کارکن ہیں جنہوں نے ساری زندگیاں اپنے سارے وقت کو جماعت کے لیے وقف کر رکھا ہے۔ جب تم لوگ آرام کرتے تھے، جب تم لوگ سیر و تفریح میں لذتیں حاصل کیا کرتے تھے یا گھروں کی مجلسوں میں بیٹھے ہوتے تھے یہ لوگ جماعت کے کام کی خاطر دن رات کبھی دفتروں میں، کبھی لوگوں کے گھروں میں پھر کر چندہ اکٹھا کرتے ہوئے کبھی نصیحتیں کرتے ہوئے، کبھی مجلس عاملہ کے اجلاس میں گویا کوئی اور شغل ہی نہیں۔ جنہوں نے ساری زندگی .... وقف کر دی۔ اگر ان سے غلطیاں بھی ہو گئی ہیں تو تم خدا سے بڑھ کر اوپر پکڑنے والے کون ہوتے ہو؟

اللہ تعالیٰ تو ایسے بندوں سے عفو کا سلوک فرماتا ہے درگزر کا سلوک فرماتا ہے، اور تمہیں کسی ایسے احساس نے کہ انہوں نے کبھی مجھے اچھی نظر سے نہیں دیکھا تھا یا مجھ سے جو سلوک میں توقع رکھتا تھا وہ سلوک نہیں کیا تھا۔ ایسے احساس نے ہمیشہ کے لئے آگ میں مبتلا کر دیا ہے۔ ان کے خلاف ہر وقت تخریبی کاروائیاں، تنقید، زبان ہے کہ رکنے کا نام نہیں لیتی۔ اور ارد گرد کی جو نسلیں ہیں جو تمہارے پاس آکے بیٹھتی ہیں ان کو بھی جہنم کی آگ میں مبتلا کرتے چلے جاتے ہو۔

ایسے تنقیدی اڈے بعض دفعہ ظاہری بدیوں کے اڈوں سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں......... بعض واقفین زندگی ایسے بھی ہیں بدنصیبی کے ساتھ۔ جنہوں نے اپنے آپ کو ساری عمر......... وقف کیا اور خدمتیں بھی کیں لیکن کبھی تحریک جدید کے کسی افسر سے ناراض ہو کر، کسی سلوک کے نتیجے میں، ان کے دل میں ہمیشہ ایک انتقام کی آگ بھڑکتی رہی۔ اور چونکہ حسد سے جو دانشوری پیدا ہوتی ہے وہ جہنم سے ہٹانے والی نہیں بلکہ جہنم کی طرف لے جانے والی ہوا کرتی ہے۔ آگ کی اولاد ہمیشہ آگ ہوگی۔ آگ سے جنت نہیں پیدا ہوا کرتی۔ اس لیے پھر ان کے گھروں میں جہنم پیدا کرنے کے کارخانے قائم ہو جاتے ہیں، اپنے گھر میں بیٹھ کر دبی زبان میں شکوے کرتے ہیں۔ ہم سے یہ ہوا، ہم سے وہ ہوا۔ ہماری فلاں جگہ تقرری ہونی چاہیئے تھی۔ فلاں شخص نے ظلم کی راہ سے اور پارٹی بازی کے نتیجے میں مجھے نیچا دکھانے کے لیے یہ کیا وہ کیا۔ اب جب اولاد اپنے باپ کی مظلومیت کے قصے سنے گی تو اس کا ردعمل وہاں تک نہیں رہے گا جہاں تک اس کے باپ کا ردعمل تھا۔ اس کے باپ کے اوپر اس کے ذہن کی بالغ قوتوں نے قبضہ کیا ہوا ہے اور آپ کا جو ردعمل ہے جس طرح گھوڑے کی باگیں ہاتھ میں ہوتی ہیں ایک حد تک اس کے ہاتھ میں رہتا ہے لیکن اولاد کے ردعمل پر پھر کوئی باگیں نہیں ہوا کرتیں۔ پھر یہ شتر بے مہار کی طرح جس طرف سر اٹھائیں نکل جاتے ہیں اور ان کی آنکھوں کے سامنے ان کی اولادیں ضائع ہو جاتی ہیں۔

بعض لوگوں کے متعلق اطلاع ملتی ہے کہ ان کا بیٹا فلاں جگہ کام کر رہا ہے۔ اس نے اپنی ظالمانہ تنقید کے گویا اپنی دانشوری کے اڈے بنائے ہوئے ہیں اور نئی نسلوں کو تباہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور ان کا باپ ہے اس نے عمر بھر خدمت کی، باہر اور اندر بھی۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ اس میں یہ عادت ہے وہ محلے کی انتظامیہ سے شاکی ہوگا، فلاں سے شاکی ہوگا۔ باہر سے حسن سلوک سے محبت سے باتیں کرے گا لیکن گھر میں بیٹھ کر وہ اندرونی جو دبی ہوئی آگ ہے وہ بھڑک اٹھتی ہے۔

اب نام لینے کا تو کوئی مناسب موقع نہیں ہے نہ مناسب ہے کہ کوئی نام لے کر کسی کو ننگا کرے۔ لیکن ایک دو تین چار ایسے بہت سے ہوا کرتے ہیں۔ ایسے لوگ ہمیشہ رہے ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے انتظامیہ کو ربوہ قادیان میں بہت قریب سے دیکھا ہے ان کو پتہ ہے کہ کئی کچھ دیر سے کچھ کو تو مدینہ نے نکال باہر پھینک دیا اور انہوں نے اپنے آپ کو اس ماحول سے آشنا دور سمجھا، ایسی اجنبیت دیکھی کہ بالآخر خود نکل کر چلے گئے۔ کچھ ایسے تھے جن کی اولادیں تباہ ہو گئیں خود رہے۔ اس طرح مختلف قسم کے بداثرات انہوں نے اپنے ہاتھوں سے خود کمائے۔

اگرچہ میں بذات خود اس میں کوئی عیب نہیں دیکھتا کہ اس سلسلہ میں کسی افسر کو کار ملی ہے، کوئی سہولت ملی ہے تو وہ اپنے بچوں کو بھی اس میں شامل کرے۔ اگر کسی نے اپنی سہولتوں میں کبھی اپنے بچوں کو شامل کر لیا یعنی اگر لاہور دورے پر گیا ہے اپنے بچوں کو بھی ساتھ لے گیا۔ واقفین زندگی کے بچے آخر قید ہونے کے لیے تو نہیں بنائے گئے۔ اور کبھی ان کو شالامار باغ کی سیر کرا دی تو آگ لگنے کی کیا ضرورت ہے، کون سا اس قدر گناہ عظیم اس سے مرتکب ہو گیا کہ اس کو طعن و تشنیع کا نشانہ بناؤ لیکن ایسے لوگوں پر، جو بے چارے طعن و تشنیع کے محل پر کھڑے رہتے ہیں ان کو طوعی طور پر، قربانی کی خاطر، بعض بیماروں کو بچانے کے لئے، اپنے معاملات میں احتیاط کرنی چاہیئے۔ اور اس سے کوئی بڑی قیامت نہیں آجائے گی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اپنے خاندانوں کو پوری طرح محروم کر دیں مگر مثلاً اگر آپ اپنے بیٹوں کو کاریں دیں کہ وہ بازاروں اور گلیوں میں دندناتے پھریں اور کار کا غلط استعمال کریں اور وہ اپنے ساتھ دوستوں کو لے کر پھریں تو یہ یقیناً حد سے بڑھنے والی بات ہے۔ یہاں آپ کا عمل واقعۃً سرزنش کے لائق بن جاتا ہے۔ پھر آپ اسے عادت بنا لیں، ساتھ دو قدم پر بازار ہے کہ جب بھی گھر سے باہر نکلنا ہے موٹر پر قدم رکھنا ہے۔ اور موٹر سے قدم نکال کر دوکان تک پہنچنا ہے۔ یہ تو اچھی عادت نہیں ہے۔

تو ٹھیک ہے، آپ بھی خواہ مخواہ دوسروں کو جلن کیوں پیدا کرتے ہیں۔ جنہوں نے جلنا ہے انہوں نے جلنا ہی ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ جلد ۷۴ نمبر ۱۵۔ ۱۷ جنوری ۱۹۸۹ء)

ختم نبوت زندہ باد

دواخانہ شافی
مطب صدیقی

تشخیص فارم منگانے کے لیے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں

حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

اللہ نے مجھے قادیانی ہونے سے بچالیا

اکرام اللہ خان نیازی۔ کوٹلہ جام بھکر

میرا ذوق تحقیق مذاہب اور جذبہ خدمت خلق مجھے ناسمجھی میں ایسی اسٹیج پر لے گیا تھا اگر اللہ کا کرم شامل حال نہ ہوتا تو میری دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہو جاتیں۔ واقعہ یوں ہے کہ میرا ایک غریب پڑوسی بیمار تھا اسے میں ہمدردی کے طور پر چینی محلہ کے نام نہاد حکیم محمد صدیق کے پاس لے گیا یہ پہلے اسکول ٹیچر ہوا کرتا تھا ریٹائرمنٹ لینے کے بعد چینی محلہ بھکر میں عطائیت شروع کردی۔ وہاں میری نگاہ قادیانیوں کے ایک رسالہ تشحیذ الاذہان پر پڑی میں نے وہ رسالہ اٹھایا تو حکیم محمد صدیق کہنے لگے کہ یہ کسی کی امانت ہے تم نے کیوں اٹھائی۔ میں نے کہا کہ میں نے تحقیق مذاہب کے لئے اٹھائی ہے اور اسی نظریہ سے مطالعہ کرنا چاہتا ہوں، محمد صدیق کہنے لگا کہ یہ اچھی بات ہے اور پھر مریض کے سامنے اس نے مجھے کوئی بات نہیں کہی دوائی لے کر جب ہم چلنے لگے تو حکیم محمد صدیق نے مجھے آواز دے کر کہا کہ میں علیحدگی میں تمہارے ساتھ بات کرنا چاہتا ہوں جب میں حکیم سے علیحدگی میں ملا تو مجھے اس نے پتہ دیا کہ تم مسلم بازار میں عبداللطیف مومن کے پاس جاؤ وہ بڑا با اخلاق آدمی ہے ہر ایک کی عزت کرتا ہے تمہاری بھی بڑی عزت کریگا اخلاق سے پیش آئے گا چائے بھی پلائے گا اور تمہیں اسلام کے متعلق تحقیق کے لئے بڑی اچھی اچھی کتابیں دے گا چنانچہ میں اس کی چکنی چپڑی باتوں اور تحقیق مذاہب کے شوق میں اگلے دن کشاں کشاں عبداللطیف کی دکان پر پہنچا اس سے ملاقات کی اس نے چائے وغیرہ پوچھی مگر میں نے انکار کردیا میں نے مدعا بیان کیا تو عبداللطیف نے چند رسالے قادیانی مذہب کے ایک لفافے میں ڈال کر مجھے دیئے اور کہا کہ ان کو چھپا کر لے جانا اور کسی کو بتانا نہیں کہ میں نے دیئے ہیں اگر کسی کو معلوم ہوگیا تو مجھے تین سال قید ہو جائے گی مجھے اس وقت تک قادیانیت اور اسلام کے بارے میں کچھ بھی معلومات نہیں تھیں تیسرے دن میں نے وہ رسالے مطالعے کے بعد واپس کردیئے اور دوسرا لٹریچر لیا آہستہ آہستہ وہ تبلیغ کرتے رہے میں خالی الذہن تھا چکر چلتا رہا یہاں تک کہ وہ مجھے اپنے بھکر کے مرکز اور لائبریری میں لے گئے اور میں وہاں بھی جب آنے جانے لگا تو کئی قادیانی میرے ساتھ دوستی کے خواہش مند ہوئے اور دوستی کے انداز میں قادیانیت کی تبلیغ کرتے رہے ادھر میں محمد صدیق کی دکان پر بھی جاتا رہا محمد صدیق لوگوں کو یہ تو بتاتا رہا کہ میں قادیانی نہیں مسلمان ہوں اور رات کو چھپ کر عبداللطیف سے ملتا اور بھکر میں قادیانیوں کے مرکز میں جاتا۔ ان تمام قادیانیوں نے مرزا کی صداقت کے قصے ایسے انداز میں بیان کئے اور اس کی باتیں ایسی بیان کرتے کہ میں ان کو سچ سمجھنے لگتا۔ حکیم محمد صدیق نے مجھے ترغیب دی کہ تم مرزا طاہر کو لندن دعا کے لئے خط لکھو میں نے عبداللطیف سے مرزا طاہر کا لندن کا پتہ حاصل کیا اور مرزا طاہر کو لندن کے پتہ پر خط لکھ مارا لندن سے مرزا طاہر کا خط ۱۴ ستمبر ۱۹۸۸ء کا لکھا ہوا عبداللطیف کے ذریعے ملا جس میں اس نے مجھے قادیانی کتب کے مطالعے کی ترغیب دی تھی میں اس دلدل میں دھنستا جارہا تھا کہ بھکر میں ختم نبوت کے محاذ کے عظیم کارکن اور ختم نبوت کے شیدائی اور مرزائیت کے ماہر دین محمد فریدی نے کالج روڈ پر اپنا مطب کھولا۔

میرا شوق تحقیق مذاہب مجھے ڈاکٹر صاحب تک لے گیا انہوں نے مجھے پرچہ ختم نبوت دیا اس میں میں نے قادیانیت کے متعلق پہلی دفعہ پڑھا پھر ڈاکٹر صاحب نے مجھے ختم نبوت کے دفتر سے شائع شدہ لٹریچر دیا میں نے وہ لٹریچر پڑھکر قادیانیت کے متعلق ڈاکٹر صاحب سے گفتگو کی تو میرے دل کو پہلی دفعہ کچھ سکون ملا ڈاکٹر صاحب نے قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں اور پاکستان سے غداری کے متعلق جو حوالہ جات دیئے تو دل مطمئن ہوا۔ پھر ڈاکٹر صاحب نے مرزا کی کتاب ایک غلطی کا ازالہ مجھے پڑھائی اور اس میں مرزا قادیانی نے اپنے کو محمد رسول اللہ ثابت کیا ہے تو میری آنکھیں کھل گئیں۔ مرزائی دراصل اپنا لکھا ہوا لٹریچر دیتے تھے مرزا کی اصل کتاب کی کبھی جھلک نہیں دکھائی یہاں مرزائیوں کی طرف سے پیدا کردہ شکوک کہ مرزا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل بمعنی سایہ کے دعویٰ کیا ہے میں نے یہ شک ڈاکٹر صاحب سے بیان کیا تو ڈاکٹر صاحب نے بڑے موثر انداز سے سایہ کی حقیقت اور مرزا کا اصل قبیح

باقی صفحہ ۲۶ پر

مکتوب امریکہ

از: مولانا منظور احمد الحسینی

نیویارک میں پہلی ختم نبوت کانفرنس

ایڈمنٹن سے روانگی اور ٹورنٹو آمد

۲۱ نومبر ایئر کنیڈا کے ذریعہ رات ساڑھے نو بجے ٹورنٹو پہنچے۔ ہوائی اڈے پر حافظ سعید احمد صدیقی صاحب، محمود اختر، میاں عبدالعزیز، چوہدری مسعود احمد اور کئی حضرات نے شاندار استقبال کیا۔ جائے قیام پر مختصر مشورہ ہوا اور پروگرام کو آخری شکل دی گئی۔

براملی مسجد میں تقاریر

۲۲ نومبر بعد عشاء براملی مسجد میں شاندار پروگرام ہوا۔ مولانا محمد یوسف اور حافظ سعید احمد نے تقاریر سے پہلے جماعت کا بھرپور تعارف کرایا۔ بعد ازاں مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا کو دعوت خطاب دی گئی۔ آپ نے نہایت نپے تلے انداز میں عقیدۂ ختم نبوت پر ولولہ انگیز بیان کیا۔ بعد ازاں راقم الحروف نے قادیانیوں کے عقائد و عزائم کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کیا۔ پھر محفل سوال و جواب منعقد ہوئی۔ آخر میں سامعین کرام سے عقیدہ ختم نبوت کے سلسلے میں نام لکھوانے کو کہا گیا، چنانچہ الحمدللہ تمام حضرات نے نام لکھوا دیئے۔ اور اپنے آپ کو اس بنیادی عقیدہ کے تحفظ کے لئے سلسلے میں پیش کر دیا۔

۲۳ نومبر کو ایک دوست کے ہاں خصوصی مجلس مذاکرہ قائم کی گئی جس میں کافی حضرات نے شرکت کی۔

۲۴ نومبر کو مارکھم مسجد میں محترم مولانا عبدالرحمن باوا نے انگریزی میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان کیا۔ وفد ختم نبوت کا قیام واشنگٹن رہا۔

مدینہ مسجد میں خطاب

۲۵ نومبر جمعہ کے دن دو پروگرام مرتب ہوئے۔ (۱) مدینہ مسجد میں جہاں ٹورنٹو کا سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ وہاں جمعہ سے قبل عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر احقر کا بیان ہوا۔ بیان کا ترجمہ عربی خطبے میں پیش کیا گیا۔ اور نماز پڑھانے کے فرائض سرانجام دیئے۔ جبکہ باوا صاحب نے نگٹس ہال میں جمعہ سے قبل ختم نبوت اور قادیانیت کے عقائد و عزائم کے موضوع پر خطاب کیا۔

اسی روز عشاء کے بعد سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عنوان پر مدینہ مسجد میں ایک اجتماع رکھا گیا۔ جس میں محترم باوا صاحب اور راقم الحروف نے بیان کیا۔

وفد ختم نبوت کالے مسلمانوں کی مسجد میں گیا

۲۶ نومبر بعد نماز عشاء جامع مسجد ٹورنٹو میں تبلیغی اجتماع میں احقر کا بیان ہوا۔ بعد ازاں چوہدری مسعود احمد نے وفد ختم نبوت کے اعزاز میں عشائیہ دیا اس میں شرکت کی گئی

ٹورنٹو لائبریری میں ختم نبوت سیمینار

۲۷ نومبر ٹورنٹو کی ایک بڑی لائبریری کے ہال میں ظہر کے بعد ختم نبوت سیمینار رکھا گیا۔ جس میں محترم باوا صاحب نے تفصیل سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ گھر میں موجود دروازوں، کھڑکیوں، شہتیروں کی لکڑی کی حفاظت ضروری ہے۔ خدانخواستہ اس کو دیمک لگ جائے تو اندر ہی اندر اس کو کھوکھلا کر دے گی۔ لہٰذا دیمک کش پاؤڈر یا دوائی ضرور چھڑکتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مثبت انداز میں کام کیا جائے۔ منفی انداز میں نہیں۔ انہوں نے کہا کہ قرآن مجید میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دونوں ضروری ہیں۔ قرآن پاک میں یہود و نصاریٰ کے خلاف آیات موجود ہیں۔ یہ کمزوری ( ) نہیں ہے۔ ورنہ کل کو کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ قرآن کی تعلیمات بھی بند کی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ کنیڈا میں مسلمان باہر اذان نہیں دیتے۔ ذبیحہ کھلے بندوں گھر کے باہر نہیں کر سکتے۔ کہ عوام کو اس پر اعتراض ہے۔ یہی بات ہم کہتے ہیں کہ پاکستان کے ۹۹ فیصد مسلمانوں کو یہ اعتراض ہے کہ قادیانی ہمارے شعائر استعمال نہ کریں وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر نہ کریں، وہ عبادت میں اور اس کے بلاوے کے لئے مسلمانوں کے شعائر کو استعمال نہ کریں۔ عوام نے یہ مطالبہ گورنمنٹ سے کیا۔ گورنمنٹ نے مان لیا۔ جب ہم سب کنیڈین قانون کی پابندی کرتے ہیں۔ قادیانیوں کو بھی چاہیئے کہ وہ پاکستان کے قانون کی بالادستی تسلیم کریں اور اس کو مانیں۔

انہوں نے کہا کہ اگر آج قادیانی لوگ یہ اعلان کر دیں کہ اسلام سے ہمارا تعلق نہیں ہم صرف قادیانی ہیں یا جو چاہیں وہ اپنا نام رکھ لیں مگر مسلمان نہ رکھیں تو جھگڑا ختم ہو سکتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم

وفد ختم نبوت کے دورے سے امریکہ میں قادیانیوں کیخلاف زبردست بیداری۔

مسلمانوں کے ایمان کو اتنا مضبوط کر دیں کہ وہ ان کے پاس جائیں نہیں ان کو ہکانہ سکیں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب (جھوٹے مدعی نبوت) اور اس کے ماننے والوں کے بارے میں یہ سوچ لیا ہوتا کہ ان سے مقابلہ کرنے یا جہاد کرنے کی کیا ضرورت ہے ہم صرف ان کو ایمان کی دعوت دے دیں۔ بس یہ کافی ہے۔ حضرت صدیق اکبرؓ کا اسوہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہم اسلام کی حفاظت کے سلسلے میں اپنے نوجوانوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔ اور وہ ہمارے امن کو خراب کر رہے ہیں اور ہمارے گھروں میں لٹریچر پھینکتے ہیں۔ اخبارات میں اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں

انہوں نے کہا کہ یہاں کے "مارٹ" ایک بڑی مارکیٹ ہے۔ آپ میں سے کوئی اس کے مقابل اسی نام کی مارکیٹ کھول لیں تو کے مارٹ مارکیٹ کا مالک اس بات کو برداشت نہیں کرے گا۔ یہی مسئلہ یہاں ہے ہم غیر مسلموں زندیقوں کے لئے کیسے برداشت کریں کہ وہ اپنے کفر کا نام اسلام رکھیں۔ بعد ازاں احقر نے تقریباً ایک گھنٹہ تک اسلام اور کفر میں فرق اور قادیانی زندیق کیوں ہیں کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ عصر کے وقت یہ سیمینار محفل سوال و جواب پر ختم ہوا۔ بعد ازاں میاں عبدالعزیز کی طرف سے وفد ختم نبوت اور تمام شرکاء کے لئے ایک پر تکلف عصرانہ دیا گیا۔ رات جناب عبدالحئی پٹیل کی طرف سے وفد ختم نبوت کے اعزاز میں عشائیہ دیا گیا۔ جس میں وفد ختم نبوت کے علاوہ جناب محمود اختر، جناب حافظ سعید احمد، چوہدری مسعود اور دیگر حضرات شریک ہوئے۔

۲۸۔ نومبر دوستوں سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ اور مغرب کے بعد ٹورنٹو سے ۵ میل دور واٹرلو پہنچے رات وہیں قیام رہا۔

واٹرلو کیمبرج اور لندن پروگرام

۲۹۔ نومبر ۲ بجے دوپہر قریبی شہر کیمبرج کے لئے روانہ ہوئے۔ نماز ظہر اور عصر کے بعد کیمبرج کے مسلمانوں سے ملاقاتیں کی گئیں۔ مغرب کے بعد وفد ختم نبوت کے دونوں اراکین کا بیان ہوا۔ عشاء کے بعد واپس واٹرلو پہنچے۔ رات قیام وہیں رہا۔

۳۰۔ نومبر کو واٹرلو سے تقریباً ۱۰۰ کلومیٹر دور لندن (کینیڈا میں بھی ایک لندن شہر ہے) پہنچے۔ یہاں صرف ایک ہی جامع مسجد ہے اس شہر میں مسلمانوں کی ملی جلی آبادی ہے لبنانی، مصری، انڈین پاکستانی اور گیانی سب مسلمان آباد ہیں۔ ہم عشاء سے پہلے وہاں پہنچے تو جامع مسجد کے صدر اور دوسرے حضرات نے ہمارا بھرپور استقبال کیا۔ عشاء سے پہلے دوستوں سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ کچھ افغانستانی مسلمان بھی ملے۔ جامع مسجد کے امام ایک عربی ہیں جو مدینہ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہیں۔ عشاء کے بعد ہمارا تعارف کرایا گیا اور دعوت خطاب دی گئی۔ پہلے احقر نے آدھا گھنٹہ عقیدۂ ختم نبوت اہمیت اور قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کے بارے میں عربی میں بیان کیا۔

بعد ازاں محترم مولانا عبدالرحمٰن باوا نے آدھا گھنٹہ قادیانیوں کے عقائد و عزائم کے بارے میں انگریزی میں تفصیل سے خطاب کیا۔ تقاریر کے اختتام کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ تک محفل سوال و جواب رہی جو بڑی ہی دلچسپ تھی۔ عرب حضرات نے بڑی دلچسپی سے بیانات بھی سنے اور سوالات بھی کئے۔ بعض کو قادیانیت کے بارے میں بالکل علم نہ تھا وہ بیانات سن کر

باقی ص ۲۶ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو امریکہ میں رجسٹرڈ کرالیا گیا
حضرت مولانا محمد عبداللہ سلیم پہلے امیر مقرر ہوگئے۔

شکاگو۔ امریکہ سے موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور باطل عناصر سے مسلمانوں کو باخبر کرنے کے لیے امریکہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد ڈال دی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک ابتدائی اجلاس مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی کی شکاگو میں موجودگی پر ہوا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے اس کام کو آگے بڑھانے کے لیے امریکہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو بطور تنظیم کے رجسٹرڈ کرالیا گیا ہے۔ اور اب ۵ رکنی تنظیمی کمیٹی مقرر کردی گئی ہے۔ تمام اراکین نے متفقہ طور پر مولانا محمد عبداللہ سلیم کو اپنا امیر منتخب کیا۔ بتایا گیا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو پورے امریکہ میں منظم کیا جائے گا اور مرکزی دفتر شکاگو میں قائم کرنے کا بھی فیصلہ کرلیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ دنوں یہ بھی اعلان کیا جاچکا ہے کہ ۸/۷، اکتوبر ۱۹۹۰ء کو شکاگو میں ایک عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوگی۔ اور اس کے انتظامات کے لیے اقدامات شروع ہوگئے ہیں۔

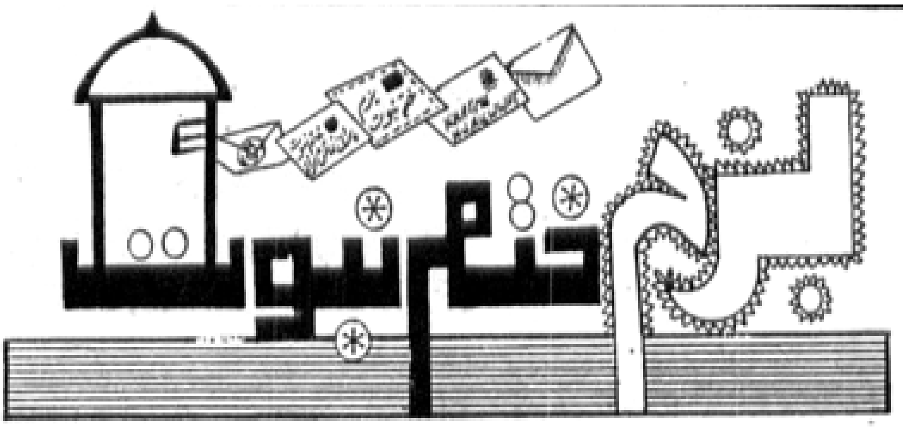

عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام

منظور الٰہی ملک اعوان سیالکوٹ

عاشقانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں سو رہے ہیں، توہین رسالت مآبؐ پر خاموش کیوں ہیں؟ ان کو قادیانی مرتدوں پر غصہ کیوں نہیں آتا۔ جو اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ مذہب اسلام کو چھوڑ کر قادیانی مرتد ہو چکے ہیں جبکہ مرزا قادیانی مرتد اعظم اپنی ایک کتاب ایک غلطی کا ازالہ میں لکھتا ہے کہ قرآن مجید میں محمد رسول اللہ والذین معہ والی آیت کریمہ اس کے متعلق ہے یعنی وہ محمد رسول اللہ ہے۔ اور یہ کہ وہ محمد رسول اللہ کے وجود میں ہی قادیان پیدا ہوا ہے۔ یعنی مرزا نے قادیان مرتد اعظم محمد رسول اللہ کی صورت نعوذ باللہ، نعوذ باللہ نعوذ باللہ مرزا غلام احمد قادیانی کانے کی طرح ہے اور مرزا قادیانی مرتد اعظم نے اپنی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہم اور آپ سب مسلمان ہیں جو مرزا قادیانی کو نہیں مانتے کافر اور کنجریوں کی اولاد ہیں۔ ان حالات اور حقیقتوں کی موجودگی میں مسلمانوں خاص طور پر عاشقانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غیرت اور ایمان کی اس قدر انتہائی کمزوری کا جس قدر ماتم کیا جائے کم ہے جبکہ یہ حقیقت ثابت شدہ ہے کہ قادیانی پاکستان اسلام اور ایک ارب مسلمانانِ عالم کے سب سے بڑے دشمن اور غدار ہیں۔ اسی لئے تو پاکستان کے سب سے بڑے دشمن ملک اسرائیل میں اسرائیل کی یہودی فوج میں پاکستانی قادیانی ہزاروں کی تعداد میں بھرتی ہو کر عرب مسلمانوں کا قتلِ عام کرنے میں معروف ہیں بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ پر یہودیوں کا قبضہ کرا چکے ہیں اور مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جو اسرائیل کے نقشے میں دکھائے گئے ہیں پر یہودیوں کا قبضہ کرانے کا عزم رکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ یہودی کتاب اسرائیل اے پروفائل شائع شدہ پال مال لنڈن میں درج ہے کہ ۱۹۷۵ء میں چھ سو پاکستانی قادیانی اسرائیل کی باقاعدہ یہودی فوج میں بھرتی تھے۔ جو اب بڑھ کر ہزاروں ہو گئے ہیں۔ جو لاکھوں ڈالر ماہوار اسرائیل سے تنخواہ لے کر پاکستان اور بیرون پاکستان کے لاکھوں مسلمانوں کو قادیانی مرتد بنانے پر خرچ کرتے ہیں۔ پاکستان میں بھی قادیانی مرتد شیزان کی بنی ہوئی چیزیں مسلمانوں کو فروخت کر کے کروڑوں روپیہ کماتے ہیں جو پاکستان اسلام اور مسلمانوں کو مرتد اور تباہ کرنے کے لئے خرچ کیا جاتا ہے لہٰذا

سے توہین رسالت پر مسلم تیری خاموشی
کیا عشق رسالت کا معیار یہی ہے
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

کی روشنی میں عاشقانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ناموس رسالت اور ختم نبوت کے محافظوں سے درد مندانہ اپیل اور درخواست ہے کہ قادیانی مرتدوں اور کافروں کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ ان سے ہرگز کوئی سودا یا کھانے والی چیزیں اور شیزان کی بنی ہوئی چیزیں نہ خریدیں اور نہ ہی ان کو کوئی سودا فروخت کریں۔ اور حکومت سے مطالبہ کریں کہ اول تو تین دن کی مہلت دے کر ان کو مسلمان بنالیں۔ اگر یہ مسلمان نہ ہوں تو ان کو قتل کر دیں۔ اگر قتل نہ ہوں تو ملک بدر کر دیں تاکہ پاکستان میں کوئی پاکستان دشمن، اسلام دشمن اور مسلمان دشمن قادیانی مرتد موجود نہ رہے ساتھ ہی حکومت آج ہی یہ آرڈیننس بھی جاری کرے کہ جو مسلمان قادیانی ہو جائے گا اس کو مرتد ہونے کی بنا پر قتل کیا جائیگا

مرزا قادیانی کی منکوحہ آسمانی

از مولانا محمد شریف، منڈی بہاؤالدین

مرزا غلام احمد کے ماموں زاد بھائی احمد بیگ کو ایک دفعہ کسی ضروری کام کیلئے مرزا قادیانی کے پاس جانا پڑا اور کام اٹکا پڑا یعنی احمد بیگ یہ چاہتا تھا کہ غلام احمد مجھ پر کچھ احسان کرے مگر اس احسان و مروت کے عوض غلام احمد نے احمد بیگ کی دختر کلاں محمدی بیگم کے رشتہ کی اپنے لئے درخواست کر دی مگر اس غیرت مند انسان نے مرزا غلام احمد کی اس درخواست کو غیر شریفانہ سمجھتے ہوئے ٹھکرا دیا اور بقول مرزا غلام احمد وہ تیوری چڑھا کر چلا گیا۔

اب سنئے مرزا غلام احمد قادیانی نے کیسے خاک اڑائی۔ اول احمد بیگ کو طمع و لالچ دیا جب رشتہ دار سے ناامید ہوا تو ڈرایا دھمکایا اور گیدڑ بھبھکیاں دیں اور مغلوب الغضب ہو کر آسمانی نکاح کا الہام زوجنٰکہا (کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے تیرا نکاح آسمانوں پر کر دیا) گھڑ لیا مگر پھر بھی مقصود ہاتھ نہ آیا تو اپنے رقیب ازلی کو یعنی سلطان محمد پٹی والے کو

باقی صفحہ ۲۶ پر

مجلس کے مطالبات منظور نہ ہوئے تو عوام سڑکوں پر آجائیں گے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے مقررین کا خطاب۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ (نمائندہ ختم نبوت) گزشتہ دنوں مقامی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام حضرت الامیر مرکزیہ خواجہ خان محمد مدظلہ کی زیر صدارت ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تقریباً رات بھر جاری رہنے والے اس جلسہ عام میں مقررین نے قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں پر تشویش کا اظہار کیا۔ مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا منظور احمد چنیوٹی ایم پی اے، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا اللہ وسایا، سید امین گیلانی اور سید ممتاز الحسن شاہ کھڑیانوالہ نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا۔ تمام مقررین نے نئی حکومت کے قیام کے ساتھ ہی قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی شرانگیزیوں پر تفصیل سے اظہار خیال کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قادیانیوں سے متعلق اپنے نرم رویہ کو ترک کرے مقررین نے حکومت کو متنبہ کیا کہ ختم نبوت کا مسئلہ تمام مکاتب فکر کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ اگر دشمنان رسول صلی اللہ علیہ وسلم قادیانیوں پر سابقہ پابندیاں برقرار نہ رکھی گئیں اور قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے نہ روکا گیا تو تمام مسلمان اپنے اس مشترکہ دینی مطالبہ کے حق میں ایک بار پھر اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اس لیے موجودہ حکومت کو چاہیے کہ وہ ایسے حالات پیدا کرکے اپنے لیے مشکل پیدا نہ کرے۔

اجلاس کے آخر میں درج ذیل قراردادیں مسلمانوں کی بھرپور تائید کے ساتھ منظور کی گئیں۔

۱۔ موجودہ حکومت قادیانیوں پر اپنی نوازشات بند کرے۔

۲۔ حال ہی میں سندھ میں نامزد کردہ قادیانی چیف سیکرٹری کو اس اہم منصب سے ہٹایا جائے۔

۳۔ پنجاب کے قادیانی آئی جی کو فوری طور پر برطرف کیا جائے۔

۴۔ قادیانی ازم کے آرگن الفضل ربوہ پر پابندی برقرار رکھی جائے اور اس کی دوبارہ اشاعت بند کی جائے

۵۔ پاکستان کی بری، بحری، اور فضائی افواج کو منکرین جہاد قادیانیوں سے پاک کیا جائے۔

۶۔ کلیدی آسامیوں سے قادیانیوں کو علیحدہ کیا جائے۔

علاوہ ازیں جامع مسجد غلہ منڈی میں جمعہ حضرت الامیر مرکزیہ نے پڑھایا۔ اور مجلس کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے خطبہ جمعہ دیا۔

ڈاکٹر عبدالسلام جیسے بے ایمان کو مسلمان لکھنے پر اولڈ راوینز کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

فیصل آباد (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام غیر مسلم کے خلاف خود کو مسلمان کہنے اور لکھنے پر اولڈ راوینز کے عہدیداروں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان مقدمہ چلایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ گذشتہ دنوں قادیانی سائنسدان نے گورنمنٹ کالج لاہور کی انجمن اولڈ راوینز کی ایک تقریب میں خود کو مسلمان کہہ کر خطاب کیا۔ جو امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ کے تحت جرم ہے۔ اس انجمن کے عہدیداران نے تقریب سے تعارف کراتے ہوئے مسٹر عبدالسلام قادیانی غیر مسلم کو ممتاز مسلمان سائنس دان کہا۔ اس تقریب کی کارروائی اخبار جہاں کراچی کی اشاعت ۱۰ تا ۱۸ جنوری ۱۹۸۹ء کے صفحہ ۲۲ پر شائع ہوئی ہے انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ اولڈ راوینز انجمن کے صدر کنور ادریس اور چیئرمین ریٹائرڈ جنرل میجر احسان الحق کے خلاف بھی تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت مقدمہ درج کیا جائے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کرایا جائے نیز قادیانی عبدالسلام غیر مسلم کا داخلہ سرکاری اداروں میں بند کیا جائے۔

ریلوے حکام لاہور اور محکمہ تعلیم فیصل آباد سے مطالبات

فیصل آباد (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ریلوے لاہور اور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر فیصل آباد سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی رانا بشیر احمد ایس ٹی ای کو فوری طور پر لاہور، قصور کوٹ سیکشن سے دوسرے روٹ پر تبدیل کیا جائے اور مرزائی بشیر احمد طاہر پی ٹی سی ٹیچر لیبارٹری مڈل سکول سمن آباد فیصل آباد کا تبادلہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ رانا رشید احمد قادیانی غیر مسلم گروپ انسپکٹر ریلوے۔ ربوہ قادیانی جماعت کا خاص ورکر ہے جو ریلوے میں قادیانیوں کی ہر طرح کی دیکھ بھال کرتا ہے اور ۵ ۱۹۸۵ء دسمبر میں ریلوے سٹیشن فیصل آباد پر قرآن پاک کی توہین اور ختم

ختم نبوت کا مذاق اڑانے پر تھان ریلوے فیصل آباد میں زیر دفعہ ۱۲۰ - ۱۲۱ ریلوے ایکٹ اور ۲۹۸ سی اور ۵۰۶ ت پ کے تحت غیر مسلم قادیانی رانا رشید احمد کے خلاف مقدمہ درج ہوا تھا جس پر فیصل آباد کی مساجد میں قراردادوں کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ اس قادیانی کو فوری طور پر ملازمت سے برطرف کیا جائے تاہم افسوس ہے کہ اس کو فیصل آباد سے تبدیل کرنے کے بعد اب پھر فیصل آباد روٹ پر لگا دیا گیا ہے۔ اور آئے روز فیصل آباد اور چک ۲۹ ج ب میں گھومتا پھرتا رہتا ہے۔ اور قادیانی مذہب کی تبلیغ قادیانی تعیم بشیر احمد طاہر کے ساتھ کرتا رہتا ہے۔ جبکہ غیر مسلم بشیر احمد طاہر کے خلاف مقامی عدالت میں زیر دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت ایک مقدمہ چل رہا ہے مگر اس کو تبدیل نہیں کیا گیا۔ اسی طرح چک نمبر ۹۸ ج ب کے پرائمری سکول میں ایک قادیانی استاد بچوں سے کھیت میں کام کراتا پکڑا گیا تھا۔

اٹک میں کنور ادریس کی برطرفی کا مطالبہ

اٹک (نامہ نگار) گزشتہ دنوں یہاں زیر صدارت سید منظور حسین شاہ صاحب تحریک خلافت راشدہ کا ایک نمائندہ اجتماع مرکزی جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل مطالبات کئے گئے۔ جن قادیانیوں کی پھانسی کی سزا معطل کی گئی ہے۔ اس کو فی الفور بحال کیا جائے۔ ایک طرف محترم وزیر اعظم صاحبہ کہتی ہیں کہ اسلام کی خدمت کی جائے گی دوسری طرف ان کی اسلام کی خدمت کی پہلی قسط یہ ہے کہ سندھ کا چیف سیکرٹری کنور ادریس قادیانی کو مقرر کیا گیا ہے۔ اتنے بڑے حساس عہدے پر مرزائی کو کیوں مقرر کیا گیا۔ لہٰذا مرکزی حکومت کو چاہیے کہ وہ فی الفور اس مرزائی کو چیف سیکرٹری کے عہدے سے ہٹائے اگر اس حساس عہدے سے مرزائی کو نہ ہٹایا گیا تو ہم اس کے خلاف تحریک چلائیں گے۔

علی پور چٹھہ میں کارکنان ختم نبوت کی باعزت رہائی

علی پور چٹھہ (نمائندہ نبوت) گزشتہ روز مجسٹریٹ دفعہ ۳۰، وزیر آباد شوکت فاروقی نے علی پور چٹھہ کے مشہور قادیانی کیس کا فیصلہ سنا کر مجلس تحفظ ختم نبوت علی پور چٹھہ کے کنوینر ذوالفقار احمد راٹھر اور نو افراد کو بری کر دیا ہے۔ ان افراد پر قادیانیوں کی بیعت الذکر گوجرانوالہ روڈ علی پور چٹھہ کو گرانے اور اندھا دھند فائرنگ کا الزام تھا جو کہ سابق قادیانی چوہدری غلام رسول چٹھہ کی ملکیت تھی جو کہ قادیانیت سے تائب ہو چکا ہے اور وہ عرصے سے قادیانیوں سے اپنی عمارت خالی کرانے کی کئی بار کوشش کر چکا تھا۔ پولیس نے مدعی منیر احمد قادیانی کی تحریری درخواست پر بیعت الذکر کو مسمار اور اندھا دھند فائرنگ کے الزام میں نو افراد ذوالفقار احمد راٹھر وغیرہ کے خلاف زیر دفعہ ۴۵۲/۳۰۷ ، ۴۲۷/۲۹۵ ، ۱۴۸/۱۴۹ ، ۷۹-۶-۲۰ ، مقدمہ درج کر کے ختم نبوت کے کارکنوں کو گرفتار کر لیا تھا اور بعد ازاں شدید احتجاج کرنے پر فوری مجسٹریٹ دفعہ ۳۰، شوکت فاروقی نے ضمانت پر رہا کر دیا۔ یاد رہے کہ یہ مقدمہ مورخہ ۸۷/۶/۵، کو تھانہ علی پور چٹھہ میں درج ہوا۔ اور ۸۹/۱/۱۷، کو بری کر دیا گیا۔

راولپنڈی میں کنور ادریس کو سندھ کا چیف سیکرٹری بنانے پر احتجاج

راولپنڈی (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ مولانا احسان احمد دانش نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کنور ادریس قادیانی کو صوبہ سندھ کا چیف سیکرٹری بنانا ملک کیلئے نقصان دہ ہے انہوں نے کہا کہ ہم اقلیت کو اکثریت پر مسلط کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائی جہاد کے منکر ہیں۔ اس کے باوجود تین سو ساٹھ مرزائی فوج کے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ جو کسی بھی وقت ملک کے لئے خطرے کا باعث بن سکتے ہیں۔ انہوں نے وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کی سازشوں کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔ اور امتناع قادیانیت آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کرایا جائے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے فیصلے کے مطابق تمام مکاتب فکر کے علمائے نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کنور ادریس قادیانی کو صوبہ سندھ کا چیف سیکرٹری بنائے جانے پر سخت احتجاج کیا۔ اور مطالبہ کیا کہ کنور ادریس قادیانی کو چیف سیکرٹری کے عہدہ سے فی الفور برطرف کیا جائے اور ضلع راولپنڈی میں امتناع قادیانیت آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کرایا جائے۔ اس رجحان کا فوری نوٹس نہ لئے جانے کی صورت میں حالات کی تمام تر ذمہ داری ارباب اقتدار پر ہوگی۔

کنوینر عالمی مجلس ذوالفقار اٹھر کا دورہ

علی پور چٹھہ (نمائندہ ختم نبوت) چھ روزہ تبلیغی دورہ پر کنوینر مجلس تحفظ ختم نبوت علی پور چٹھہ ذوالفقار

داتھر بستی مدرسہ جھنگ پہنچے وہاں انہوں نے قادیانیوں کے مختلف برادریوں کے سرکردہ افراد کو دعوت اسلام دی اور فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب کر رہی ہے کیونکہ قادیانی ملک ملت اور اسلام کے بڑے دشمن ہیں اور کھلم کھلا اسلامی شعائر کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ ختم نبوت کے کارکن اسلام کی سربلندی اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے مرکز تھانہ علی پور چٹھہ کے مربی سلسلہ قادیانی مظفر احمد کاہلوانی اور صدر جماعت قادیانی ڈاکٹر اسلم مرزائی کو بھی قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام میں شمولیت کی دعوت دی۔

قاری فضل الرحمٰن فاروقی
مبلغ ختم نبوت کا دورہ۔

پھگور (پ ر) مبلغ ختم نبوت ضلع پھگور نے عالمی مجلس کے مرکزی دفتر کی ہدایت کے مطابق علاقہ پھگور نکران ڈویژن کے مبلغ کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دینا شروع کر دیئے ان کی آمد پر مدرسہ مفتاح العلوم سوردہ پھگور میں دفتر کا افتتاح عمل میں آیا اس موقع پر حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب کے علاوہ علماء کرام دانش وروں اور نوجوانوں کی کثیر تعداد موجود تھی عوام نے دفتر کے قیام اور مبلغ کی تقرری پر مسرت کا اظہار کیا۔ قاری صاحب موصوف نے جامع مسجد میں جمعہ کی نماز کے موقع پر خطاب کیا اور مسئلہ ختم نبوت بیان کیا انہوں نے پھگور میں خطاب کیا۔

سرگودھا میں
احتجاجی جلوس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور شبان ختم نبوۃ کے جیالوں کا ایک نہایت ہی پرشکوہ احتجاجی جلوس جامع مسجد بلاک سرگودھا سے برآمد ہوا یہ جلوس شدت جذبات سے لبریز لیکن پرامن تھا۔ جلوس کی قیادت علمائے کرام مولانا شیر محمد، مولانا رحیم بخش صدیقی، مولانا اکرم عابد، مولانا عبدالرحیم، مولانا قاری ندیم، مولانا ضیاء الحق، مولانا اکرم طوفانی، مولانا جمال الدین افغانی، محمد اجمل اور محمد جمیل بلوچ کر رہے تھے جلوس شہر کے تمام اہم بازاروں سے ہوتا ہوا مختلف چوکوں میں قیام کرتا جہاں علماء کرام ہر چوک میں جلوس کی غرض و غایت اور اپنے مطالبات دہراتے تھے۔ کچہری بازار چوک میں مولانا محمد ضیاء الحق نے حکومت کو متنبہ کیا کہ بے نظیر صاحبہ کو یہ سوچ لینا چاہیئے کہ ختم نبوت کے مسئلہ کی نزاکت کو نہ سمجھا گیا تو حکومت جتنی بھی مضبوط ہو ختم نبوت کے پروانے ہمیشہ کی طرح اس سے نبٹنا جانتے ہیں۔ چوک اردو بازار میں صدر شبان ختم نبوت محمد اجمل ایم اے نے اعلان کیا۔ اب کوئی تحریک چلی تو قادیانیوں کو یہ ذہن میں رکھ لینا چاہیئے کہ یہ تحریک سابقہ سے مختلف ہوگی۔ تمام شرکاء جلوس نے ان کی اس بات کا نہایت ہی خیر مقدم کیا۔ جمال الدین افغانی نے کہا کہ کنور ادریس کو سندھ کا سیکرٹری چیف بنا کر حکومت نے مسلمانان پاکستان اور مسئلہ ختم نبوت کے ساتھ غداری کی ہے اس کو فی الفور اس عہدہ سے الگ کیا جائے۔ صدیق اکبر چوک میں مولانا اکرم طوفانی نے اختتامی خطاب کرتے ہوئے علی الاعلان قادیانیوں کو متنبہ کیا کہ پاکستان میں تم کو رہنے کا حق ہے لیکن اگر اسی طرح حسب سابق تم نے نوکری اور چھوکری کا لالچ دیکر انڈر گراؤنڈ تمد بد اخلاقی کی ترویج میں معروف رہے تو کوئی بھی آئندہ اٹھنے والی تحریک تم کو مسلمانوں کے غیض و غضب سے بچا نہ سکے گی۔ صدیقی عمل کو دہرایا جائیگا اور آخری فیصلہ صدیقی عمل ہی سے ممکن بنایا جائے گا۔ مرزا طاہر کی جعلی پیشگوئیاں تم کو ماہو فرار دلا نہ سکیں گی۔ شرکاء جلوس نے سینکڑوں کتبے اٹھا رکھے تھے جن میں اہم مطالبات یہ تھے کہ سکھر اور ساہیوال کے قاتلوں کو فی الفور تختہ دار پر لٹکا دیا جائے کیونکہ یہ سیاسی قیدی نہیں ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے پروانوں کے قاتل ہیں۔ قادیانیوں کی مرزائے کی شکل تبدیل کی جائے۔ سندھ کے چیف سیکرٹری کنور ادریس قادیانی کو فوراً برطرف کیا جائے۔ فوج سے ۳۲۸ قادیانیوں کو باہر پھینک دیا جائے قادیانی مرتد اساتذہ کو اسلامیات پڑھانے سے فوراً منع کیا جائے۔ آخر میں مرزا طاہر اور کنور ادریس قادیانی کا پتلا جلایا گیا۔

شبان ختم نبوت چک ۲۵ ج
سرگودھا کے عہدیدار۔

نگران اعلیٰ : چوہدری رحمت علی پٹواری صاحب
چیئرمین : حافظ محمد لطیف صاحب
صدر : سجاد حسین رحیم۔
جنرل سیکرٹری : محمد اسحاق صاحب
جوائنٹ سیکرٹری : رفاقت علی صاحب
خزانچی : خضر ولی چیمہ صاحب

چیف سیکرٹری سندھ کے خلاف حیدرآباد میں مظاہرہ

حیدرآباد ۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے زیر اہتمام گزشتہ جمعۃ المبارک کو بمقام ریڈیو اسٹیشن حیدر آباد بوقت ۳ بجے شام کنور ادریس قادیانی چیف سیکرٹری صوبہ سندھ کے خلاف زبردست مظاہرہ ہوا۔ قبل ازیں حیدرآباد کی تمام جامع مسجدوں میں اس قادیانی چیف سیکرٹری کے خلاف قراردادیں منظور ہوئیں اور تمام مسلمانوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس مطالبہ کی زبردست تائید کی اور مرکزی و صوبائی حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ صوبہ سندھ کی اس حساس پوسٹ پر کسی قادیانی غیرمسلم کے تقرر سے مسلمان افسران کی نہ صرف توہین ہوئی ہے بلکہ ان کی حق تلفی ہے جو سراسر زیادتی ہے۔ نماز جمعہ کے بعد ریڈیو اسٹیشن حیدرآباد کے مقام پر حیدرآباد کے علماء، خطباء، طلباء و مدرسین اور مسلمان عوام نے زبردست مظاہرہ کیا جو آخر دم تک الحمدللہ پرامن رہا۔ حیدرآباد کے جن مشہور علماء نے شرکت کی ان کے نام حسب ذیل ہیں۔ مولانا نذیر احمد بلوچ، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا سیف الرحمٰن، مولانا عبدالسلام قریشی، مولانا قاری منظور الحق، مولانا محمد نعیم، مولانا حکیم اللہ، مولانا عبدالوحید قریشی، مولانا عبدالمتین قریشی، ملک محمد الیاس، ملک محمد ریاض، پیر مولانا عبدالخالق، مولانا حفیظ الرحمٰن، مولانا آدم، طالب علم راہنما عطاء المحسن، مولانا تاج محمد، مولانا حفیظ الرحمٰن، مولانا حافظ محمد طاہر اور دیگر علماء کرام۔

* * * * * * * * * * *

بقیہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

یہاں تک کہ بلند ہوئی آواز ہمارے بچوں کی۔ پس تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کچھ تمہارے پاس کہیں سے کھانا آیا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے بغیر کون لاتا۔ پس وضو کیا آپ نے اور مسجد میں تشریف لے گئے۔ نماز نفل پڑھنا شروع کی، تھوڑی دیر کے بعد پھر تشریف لائے اور پوچھا اے عائشہ رضی اللہ عنہا! کچھ آیا آپ کے پاس کھانا کہیں سے؟ اس طرح تین بار گھر تشریف لائے اور واپس چلے گئے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس بات کا علم ہوا تو دوڑتے ہوئے آئے اور اجازت طلب کی۔ میں نے چاہا کہ منع کر دوں ان کو آنے سے تاکہ بات چھپی رہ جائے لیکن یہ خیال ہوا کہ مالدار ہیں شاید اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ سے خیر کر دے۔ میں نے اذن دے دیا تو انہوں نے کہا اماں جان کہاں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ میں نے کہا اے بیٹے چار دن گزر گئے ہیں کہ آل رسول نے کچھ نہیں کھایا اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پیٹ مبارک بھی بھوک کی وجہ سے اندر کو دھنس چکا ہے۔ اور اس وقت مسجد میں تشریف فرما ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب یہ باتیں سنیں تو رو پڑے اور فرمایا خرابی ہو دنیا کی اور کہا کہ اے ام المومنین آپ کو یہ بات مناسب نہیں کہ فاقہ کی نوبت آئے اور آپ مجھ کو خبر نہ کریں۔ فوراً واپس گھر گئے اور کئی بوریاں آٹے کی، کئی گیہوں کی، کئی بوریاں کھجور کی، سالم بکرا کھال کھنچا ہوا اور تین سو درہم نقد لے کر در حضور پر تشریف لائے۔ پھر کہا کہ آپ کو پکانے میں دیر ہو جائے گی، واپس جا کر بہت سی روٹیاں اور بہت سا بھنا ہوا گوشت لے آئے۔ کہا کہ آپ سب کھائیں اور باقی رکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے۔ اور قسم دے کر کہا کہ اگر ایسی نوبت آجائے تو مجھ کو فوراً خبر کر دیا کریں۔

رسول مقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد سے واپس تشریف لائے تو پوچھا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس کچھ کھانے کو آیا ہے۔ عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ جب آپ میرے پاس سے گئے تھے تو آپ کی بھلائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو چکی تھی۔ اور مجھے یقین تھا کہ اللہ جل شانہ آپ کی دعا رد نہیں فرمائیں گے۔ عرض کی کہ اتنے اونٹ آٹے کے اتنے اونٹ گیہوں کے، اتنے اونٹ کھجوروں کے، تین سو درہم نقد، بکرا کھال کھنچا ہوا اور بہت سی روٹیاں بہت سا گوشت بھنا ہوا ہمارے یہاں آیا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس نے بھیجا ہے۔ عرض کیا کہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ لے آئے تھے اور آپ کا ذکر سن کر بہت روئے اور دنیا کو برا کہا اور قسم دلوائی ہے کہ اگر ایسی نوبت آجائے تو مجھ کو خبر کر دیا کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ باتیں سن کر واپس مسجد میں تشریف لے گئے، بارگاہ ایزدی میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ اے خداوند قدوس میں عثمان رضی اللہ عنہ سے راضی ہوں پس تو بھی راضی ہو جا، کئی بار یہ کلمہ دہراتے رہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں جیسا کہ حیا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے۔

جب آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تو پیکر شرافت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے کپڑوں سے بدن کو ڈھانپ لیتے، اور فرماتے کہ کیا میں حیا نہ کروں اس شخص سے جس سے اللہ کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اور فرماتے کہ بعد نبیوں کے اس امت میں بڑی حیا والے عثمان ابن عفان ہیں جس کی شفاعت سے ستر ہزار آدمی جنت میں بغیر حساب کتاب داخل ہوں گے جو کہ واجب العذاب ہو چکے ہوں گے۔ ہر ایک نبی کا جنت میں رفیق ہوگا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت میں رفاقت نصیب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو اپنے محبوب اور محبوب کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے صدقے جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ورضوا عنہ۔

★★★★★★★★★★

بقیہ: بزم

خوب للکارا کہ اگر تو نے محمدی بیگم دختر احمد بیگ سے نکاح کیا تو یاد رکھ ڈھائی برس کے اندر اندر مر جائے گا۔ مگر بدقسمتی غلام احمد کی کہ سلطان محمد پٹی والے نے ذرہ پرواہ نہ کی اور محمدی بیگم سے نکاح کر کے لے آئا، اور ۵۰ سال بعد زندہ رہا اور اولاد بھی خوب ہوئی اور مرزا غلام احمد کی پیش گوئی اور الہام غلط نکلا اب مرزا غلام احمد کا سال سنو لپنے گھر لوا جاڑا اپنی بیوی یعنی بھیجے کی ماں کو طلاق دی اور بیٹے فضل احمد سے بہو کو طلاق دلوائی اور اپنے بیٹوں سلطان احمد اور فضل احمد کو عاق کیا یعنی وراثت سے محروم رکھا اور فضل احمد کے جنازہ میں بھی شریک ہوا اور اپنے تمام عزیز و اقرباء سے قطع رحمی کی۔

ادھر مرزا قادیانی کی منکوحہ آسمانی آغوش غیر کی زینت بنی رہی اور بیس سال تک مرزا! کف افسوس ملتا رہا ایڑیاں رگڑتا ہوا آخر بے بسی کے عالم میں مایوس ہو کر دنیا سے رخصت ہوا۔

نالہ ہے بے اثر اور آہ بے تاثیر ہے
سنگدل کیا تجھ کو کہئیے اپنی ہی تقدیر ہے

ماں دا مرزائیاں نوں ذرہ نہ خیال اے
کیدے گھر وسدی تے کھڑا بال اے
مرزا غلام احمد قادیانی کی موت
گیا سی لاہور او تھے چھینے دی کڈیاسی
دست گیا ہین حضرت اسرائیل لیا ڈھاسی
جیا بڑے شکنجہ او نہوں اس طرح مروڑیا
نا سال وی اوں کھٹا پانی مکلیا تے چھوڑیا
داتا گنج بخش دی کرامت بڑی وڈی اے!
لاہور وچوں مرتے دی پلیدی جس کڈھی اے

امتناعِ قادیانیت آرڈیننس سمیت اسلامی شقوں کو برقرار رکھا جائے

بہاولپور (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم و مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک اخبار بیان میں کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم کو ختم کرنے کے لئے حزب اقتدار کے لیڈر اور وفاقی وزراء، حزب اختلاف کے قائدین سے ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ جہاں تک آٹھویں ترمیم سے متعلق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا موقف ہے واضح ہے کہ مجلس کا مروجہ سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن آٹھویں ترمیم میں جنرل محمد ضیاء الحق (مرحوم) نے اپنے دور اقتدار میں اسلامائزیشن سے متعلق جو ترامیم کیں وہ بھی آٹھویں ترمیم کا حصہ ہیں نیز اس ترمیم میں ۲۶، اپریل ۱۹۸۴ء کو جاری ہونے والے امتناع قادیانیت آرڈیننس کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ انہوں نے حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے لیڈروں کو متنبہ کیا کہ اگر آٹھویں ترمیم میں قادیانیت سے متعلق صدارتی آرڈیننس کو بھی ختم کیا جاتا ہے تو پوری قوم اٹھ کھڑی ہوگی جب کہ ملک کسی اور تحریک کا متحمل نہیں لہٰذا تحفظ ختم نبوت اور اسلامائزیشن سے متعلق شقوں کو باقی رکھا جائے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اپنے تبلیغی دورہ میں لاہور کے مختلف علاقوں کے علاوہ گوجرانوالہ، مریدکے، شیخوپورہ، صدیق آباد (ربوہ)، ملتان، شجاع آباد، لودھراں اور کوٹلی نجابت میں دینی و تبلیغی اجتماعات سے خطاب کے دوران سامعین کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کارکردگی اور قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے آگاہ کیا نیز انہوں نے مختلف سیاسی جماعتوں کے راہنماؤں سے ملاقاتیں کیں۔ اور قادیانیت سے متعلق قوم کے جذبات کو قائدین تک پہنچایا۔ سنہ ۱۹۸۹ء کو ختم نبوت کے سال کے طور منانے کے سلسلہ میں انہوں نے اعلان کیا کہ عنقریب احمد پور شرقیہ، نور پور نورنگا، منڈی یزمان اور حاصل پور میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوں گی جن سے مولانا قاری عبدالحئی عابد لاہور، مولانا اللہ وسایا ملتان، مولانا قاضی اللہ یار خان، مولانا کرم بخش علی پور اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آباد خطاب کریں گے۔ جب کہ ۲۹، مارچ کو بہاولپور میں ڈویژنل ختم نبوت کانفرنس امیر مرکزیہ مولانا خان محمد مدظلہ کی صدارت میں ہوگی جس سے مختلف مذہبی و سیاسی جماعتوں کے راہنما خطاب کریں گے۔

بقیہ: اللہ نے بچالیا

کردار جو بیان کیا تو میرے سامنے اب حقیقت کھل کر آچکی تھی میں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ جس نے اپنے فضل و کرم سے میرے ایمان کو محفوظ رکھا اور میری ملاقات ڈاکٹر دین محمد فریدی سے کرادی حقیقت حال واضح ہونے پر میں نے مرزا طاہر کا اصل خط جو میرے نام آیا تھا ڈاکٹر صاحب کے حوالے کر دیا اس خط کے آنے سے میں مرزا طاہر کی بیعت کیلئے تیاری کر رہا تھا اب میرے اوپر قادیانیت کی حقیقت کھل کر سامنے آچکی ہے میں علاقہ تھل کے عوام کو خصوصاً اور پورے ملک کے عوام کو عموماً اپیل کرتا ہوں کہ اس دشمن اسلام و ملک دشمن ٹولے سے دور رہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور شفاعت نصیب فرمادے آمین۔

محمد اکرام اللہ نیازی بقلم خود
سینیارٹی اسٹنٹ نٹ گورنمنٹ ہائی اسکول
کوٹلہ جام ضلع بھکر، سکنہ جمنی محلہ بھکر شہر

بقیہ: مکتوب امریکہ

قادیانیوں سے ہوشیار ہو گئے۔ یکم دسمبر ۱۹۸۸ء کو کیمبرج کے اسلامک سینٹر میں محترم باوا صاحب کا بیان ہوا۔ جو تقریباً پون گھنٹہ جاری رہا۔ جو تمام سامعین نے نہایت دلچسپی سے سنا بیان کے بعد تمام حاضرین نے اپنی خدمات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے پیش کرنے کا اعلان کیا۔

جبار کارپیٹس

ڈیلرز

قائد آباد کارپٹ ○ مون لائٹ ○ بلال کارپٹ ○

یونائیٹڈ کارپٹ ○ ڈیکورا کارپٹ ○ اولمپیا کارپٹ

مساجد کیلئے خاص رعائت

پلین وولن کارپٹ کی خریداری پر وولن قائد آباد کا جائے نماز مفت حاصل کریں

۴ این آر ایوینیو۔ ایس ڈی ایبلاک جی برکات حیدری

نارتھ ناظم آباد کراچی فون نمبر: ۶۲۶۸۸۸

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت کے زیرِ اہتمام دفترِ مرکزیہ ملتان میں

سالانہ ردِّ قادیانیت کورس (سترہ روزہ)

مورخہ ۱۵ تا ۳۰ شعبان المعظم ۱۴۰۹ھ

- عالمی مجلس کے دارالمبلغین میں ہر سال انہی تاریخوں میں سالانہ ردِّ قادیانیت کورس ہوتا ہے جس میں ختمِ نبوت، حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام، کذبِ مرزا قادیانی، اس محاذ پر ہماری ذمہ داریاں اور ان کے تقاضے مرزائیوں کے سوالات کے جوابات جیسے اہم مضامین پر محاذِ ختمِ نبوت کے قائدین، سکالرز، علماءِ کرام اور مفکرین حضرات لیکچر دیتے ہیں۔
- اس دارالمبلغین سے آج تک ہزارہا افراد نے فیض حاصل کیا۔
- اس دارالمبلغین نے قادیانیت کے احتساب کیلیے ایسا آہنی شکنجہ تیار کیا جس سے پوری دنیا میں قادیانیت بلبلا اٹھی۔
- اس کورس میں علماءِ کرام، خطیب حضرات، دینی مدارس کے فضلاء و منتہی طلباء، یونیورسٹیز، کالجز اور سکولز کے طلباء، ٹیچرز، غرضیکہ تمام خواہشمند حضرات کو اُن کی لیاقت کے مطابق شریک ہونے کا موقع دیا جاتا ہے۔
- شرکاءِ کورس کی رہائش، خوراک دفتر کے ذمہ ہوگی، البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا ہوگا۔
- سادہ کاغذ پر درخواست مع کوائف آج ہی بھجوائیں۔ مقامی جماعتیں خصوصی دلچسپی لے کر اس کو کامیاب بنائیں۔

الداعی الی الخیر
عزیز الرحمن جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون ۴۰۹۷۸